ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
الحمد للہ کہ از تالیفات جناب مولانا حافظ محمد عبد اللہ صاحب غازیپوری مدرس اول مدرسہ احمدیہ آرہ
منطق
مطبع خلیلی واقع آرہ میں چھپا

اطراف کا نام محکوم علیہ و محکوم بہ - اور درمیانی نسبت کا نام نسبت حکمیہ ہے -
حکم و تصدیق کا نام اذعان و اعتقاد بھی ہے - ہر حکم کے لیئے محکوم علیہ
و محکوم بہ و نسبت حکمیہ کا تصور ضرور ہے -

تصور و تصدیق مین سے ہر ایک کی دو دو قسمین ہین -

ضروری جو بے سوچے و فکر کیئے حاصل ہو (سردی - گرمی - کا تصور پانی سرد
ہے - آگ گرم ہے - کی تصدیق)

نظری - جسکے حصول مین سوچ و فکر درکار ہو - (روح - عقل - کی ماہیت کا تصور
جہان بے ثبات ہے - عالم کا ضرور کوئی بنانے والا ہے - کی تصدیق)

ضروری و نظری کا دوسرا نام بدیہی و کسبی ہے -

جن تصورات و تصدیقات کے حصول مین نظر و فکر درکار ہوتی ہے
انسان بعض مرتبہ اونمین بہت کچھ سوچتا اور غور کرتا اور ذہن لڑاتا ہی
لیکن پھر بھی اوسکی راے غلط کی غلط ہی رہجاتی ہے - یہی وجہ ہے کہ
لاکھون کرورون مسئلون مین عقلا کی رائین مختلف واقع ہوئین چنانچہ
دیکھو کوئی کہتا ہے کہ زمین کو گردش ہی - آفتاب ٹھہرا ہوا ہی - کوئی قائل
ہے - کہ زمین ٹھہری ہوئی ہی - آفتاب اوسکے گرد گھومتا ہی - وعلی ہذا القیاس -
اس سے ثابت ہوا کہ آدمی کا ذہن سوچ و فکر مین غلطی بھی کرتا ہے -

اس غلطی کے انسداد کی تدبیر بھی ضرور تھی - اسلیئے علم منطق تدوین ہوا -

بسم اللہ الرحمن الرحیم

منطق کی ضرورت اور منطق کی تعریف

آدمی کا ذہن بمنزلہ آئینے کے ہے۔ لیکن آئینے مین صرف مرئیات ہی کی صورتین منعکس ہوتی ہین۔ اور آدمی کے ذہن مین مرئیات وغیر مرئیات سب کی صورتین مرتسم ہوتی ہین۔ چیزون کی صورتین جو ذہن مین حاصل ہوتی ہین۔ یہی علم کہلاتی ہین۔

علم اگر حکم (کسی خبر کو تسلیم اور قبول کر لینا یعنی اوسکو اس طرح باور کر لینا اور مان لینا کہ شک و انکار باقی نرہے) ہے تو تصدیق ہے۔ نہین تو تصور ہے۔

ان خبرون (زمین گول ہے۔ عالم کو بقا نہین) کا تسلیم و قبول کر لینا حکم و تصدیق ہے۔ اور ان خبرون کے اطراف (زمین گول + عالم۔ بقا) اور ان اطراف کے درمیان کی نسبتون کی صورتین تصورات ہین۔

مُعرِّف کو قول شارح و تعریف - اور حجت کو دلیل و بیّنہ و شاہد بھی کہتے ہین -

جب آدمی کسی مجہول تصوری یا تصدیقی کو معلوم کرنا چاہتا ہے تو وہ اپنے معلومات ذہنی مین غور کرتا ہے کہ کسیطرح مجہول کو جان لے - الفاظ سے اوسکو قطع نظر رہتا ہے - یہی سبب ہے کہ لفظی مباحث سے منطقی کو کچھہ سر و کار نہین -

لیکن چونکہ یہ بھی ممکن ہے کہ بعض مجہولات اوسکو ایسے پیش آجائین جنکو خود اپنے غور سے معلوم نہ کر سکے تو ضرورةً اوسکو دوسرے سے مدد لینی پڑے گی اور وہ دوسرا اوسکو بتائیگا - اور یہ استمداد و امداد آخر کار لفظون ہی کے ذریعے سے ہوگی جو اپنے معانی پر دلالت کرین -

اتنے لگاؤ سے منطقی کو بھی تھوڑی بحث دلالت اور اقسام الفاظ کی متعلق کرنی پڑی -

دلالت

جب ایک چیز کے جان لینے سے دوسری چیز لزوماً جان لیجاسے تو اول چیز کو دالّ - اور ثانی کو مدلول - اور اول چیز کے اس طرح پر ہونے کو دلالت کہتے ہین -

دالّ اگر لفظ ہے تو دلالت لفظی ہے - ورنہ غیر لفظی -

دلالت لفظی و غیر لفظی ہر ایک کی تین تین قسمین ہین - وضعی طبعی عقلی -

جسمین ایسی اصول و قواعد منضبط کیے گئے جنکی پابندی سے انسان
ذہن کی سوچ کی غلطی سے محفوظ رہ سکے۔

پس منطق اوس مجموعہ قوانین کا نام ہی جن سے انسان اپنے
ذہن کی سوچ کی غلطی و صحت کی جانچ کر سکے۔

منطق کی ضرورت اور منطق کی تعریف تو جان چکے۔ اب منطق کا موضوع معلوم کرو۔

منطق کا موضوع

ہر ایک علم کا کوئی نہ کوئی موضوع ہوتا ہی جسکے احوال و احکام اوس علم مین بیان
کیئے جاتے ہین منطق کا موضوع مُعَرِّف و حجّت ہین۔

ایسے معلومات تصوری جنکے ذریعے سی کسی مجہول تصوری کو معلوم
کرلین اوس مجہول کی مُعَرِّف کہلاتے ہین۔

مثلاً لفظ موضوع۔ مفرد۔ کی معنی ہمین معلوم تھے۔ انکے ذریعے سے
کلمہ کے معنی جو مجہول تھے معلوم ہوگئے [1]۔

ایسے معلومات تصدیقی جنکے ذریعے سے کسی مجہول تصدیقی کو معلوم
کرلین اوس مجہول کی حجّت ہین۔

مثلاً یہ دو باتین (۱ ضرب کلمہ ہے ۲ سب کلمے مفرد ہین) ہمین معلوم تھین۔
انکی ذریعے سی ایک تیسری بات (کہ ضرب مفرد ہی) جو مجہول تھی معلوم ہوگئی [2]۔

دلالت التزامی ہے -

(لفظ شیر وحاتم ونوشیروان - کی دلالت انکے پورے جسم وجان پر دلالت مطابقی ہے + اور انکے ہر ایک عضو (سر - ہاتھ - پاؤن - پیٹ - پیٹھ - وغیرہ) پر دلالت تضمنی ہے + اور انکے بہادر - سخی - عادل ہونے پر دلالت التزامی ہے)

دلالت مطابقی بغیر تضمنی یا التزامی کے بھی پائی جا سکتی ہے - اور تضمنی اور التزامی بدون مطابقی کے نہین پائی جا سکتین -

اقسام لفظ

لفظ موضوع کی دو قسمین ہین - مفرد - مرکب -

اگر لفظ موضوع کے جز کی دلالت معنے مقصود کے جز پر مقصود ہو تو مرکب ہے - ورنہ مفرد -

مفرد چار طرح کا ہوتا ہے ۱ خود لفظ ہی جز نرکھتا ہو (أ) ۲ معنی جز نرکھتے ہون (اللہ) ۳ لفظ کا جز معنے مقصود کے جز پر دلالت نکرتا ہو (زید عبداللہ علم) ۴ دلالت مقصود نہو (حیوانِ ناطق - جب کسی آدمی کا علم ہو)

مرکب مفید کو تام اور غیر مفید کو ناقص کہتے ہین -

اگر دلالت بالوضع ہے (یعنی اس جہت سے ہے کہ دال مدلول کے لئے وضع کردیا گیا ہے یعنی مدلول کے ساتھ دال خاص ومعین کردیا گیا ہے) تو دلالت وضعی ہے -

(لفظ ضَرَبَ کی دلالت اپنے معنے پر - نقش ضَرَبَ کی دلالت لفظ ضَرَبَ پر)
مثال دلالت وضعی لفظی ۱۲ ‏ ‏ ‏ ‏ مثال دلالت وضعی غیر لفظی ۱۲

اور اگر دلالت بالطبع ہے (یعنے اس جہت سے ہے کہ جب مدلول طبیعت کو عارض ہوتا ہے تب طبیعت دال کو حادث کردیتی ہے) تو دلالت طبعی ہے -

(آہ آہ کی دلالت درد پر + تیزی نبض کی دلالت تپ پر)

اور اگر دلالت بالعقل ہے (یعنے صرف عقل کے ذریعے سے ہے - وضع وطبع کو کچھ دخل نہین ہے) تو دلالت عقلی ہے -

(آڑ سے سُنے ہوئے لفظ کی دلالت لافظ کے وجود پر + دُھوئین کی دلالت آگ پر)

اگرچہ حسب بیان صدر دلالت کی چھ قسمین ہوئین - لیکن کارآمد تعلیم وتعلم مین صرف دلالت لفظی وضعی ہی ہے لہذا منطقی کو اسی دلالت سی سروکار ہی اور قسمون سے کچھ غرض نہین -

دلالت لفظی وضعی کی بھی تین[۳] قسمین ہین - مطابقی[۱] - تضمنی[۲] - التزامی[۳] -

لفظ کی دلالت پوری معنے موضوع لہ پر دلالت مطابقی ہے -

لفظ کی دلالت جزء موضوع لہ پر دلالت تضمنی ہے -

لفظ کی دلالت موضوع لہ سے خارج شی پر (جو موضوع لہ کو ذہن مین اسطرح لازم ہو کہ جب موضوع لہ ذہن مین آوے تو اوسکے ساتھ ہی وہ شی بھی ذہن مین آجاے)

مفرد اگر متعدد المعنے ہو تو اگر ابتدائً ہر ایک معنے کیلئے موضوع ہو تو مشترک ہے۔ (چال۔ ڈھال۔ پال۔ ہار۔ چاندی۔ سونا۔ گھنٹہ۔ تکیہ۔ پالنا۔ جی)

ورنہ اگر اولاً ایک معنے کے لئے موضوع ہو اور کسی مناسبت سے دوسرے معنے مین استعمال کیا جاے۔ تو اگر دوسرے معنے مین اسقدر مشہور ہو جاے کہ اول معنے مین استعمال کرنے کے لئے قرینہ درکار ہو تو منقول ہے۔ ورنہ اول معنے مین حقیقت۔ اور ثانی مین مجاز ہے۔

(لفظ شیر۔ درندہ جانور مین حقیقت ہے۔ بہادر آدمی مین مجاز)

پھر منقول کی (ناقل کے اعتبار سے) تین قسمین ہین۔ شرعی۔ عرفی۔ اصطلاحی۔

ناقل اگر شارع ہو تو منقول شرعی ہے (صلوٰۃ وصوم)

اور عرف عام (عام لوگ) ہو تو منقول عرفی ہے۔ (کوفتہ۔ تافتہ۔ مالیدہ)

اور عرف خاص (خاص گروہ) ہو تو منقول اصطلاحی (فعل۔ ضرب)

مرکب تام۔ اگر فی نفسہ جھوٹھ اور سچ کا احتمال رکھتا ہو۔ تو خبر و قضیہ کہلاتا ہی (گھوڑا اچھا جانور ہے۔ لوہا بڑے کام کی چیز ہے)

جسکو نحو مین جملہ خبریہ کہتے ہین ۱۲

ورنہ انشا ہے۔

جسکو نحو مین جملہ انشائیہ کہتے ہین ۱۲

انشا گیارہ طرح کا ہوتا ہے ۱ امر ۲ نہی ۳ استفہام ۴ تمنی ۵ ترجی ۶ عرض ۷ ندا ۸ دعا ۹ عقود ۱۰ قسم ۱۱ تعجب۔

مرکب ناقص ہین اگر ایک جز دوسرے کا قید ہو تو تقییدی ہے (زید کی کتاب۔ اچھا قلم) ورنہ غیر تقییدی (ترسٹھ۔ چونسٹھ)

مفرد اگر مستقل معنی رکھتا ہو تو اگر تین زمانون مین سے کسی زمانے پر بھی دال ہو تو کلمہ[۲] ہے ورنہ اسم۔ اور اگر مستقل معنی نرکھتا ہو تو اداۃ[۳] ہے۔

اسم کی تین۳ قسمین ہین علم[۱]۔ جو خاص شخص یا خاص چیز کیلیئے موضوع ہو (ادریس۔ عثمان۔ آرہ۔ غازیپور)

متواطی[۲]۔ جو مفہوم کلی کے لئے موضوع ہو اور اوس مفہوم مین اوسکے تمام افراد برابر ہون۔ (آدمی۔ گھوڑا۔ اونٹ۔ ہاتھی)

مشکک[۳]۔ جو مفہوم کلی کے لئے موضوع ہو اور اوسمین اوسکی تمام افراد برابر نہون (سیاہی سپیدی۔ شیرینی۔ ترشی۔ بلندی پستی۔)

تصور دوسری جزئی یا کلی کے تصور مین مدد نہین دیسکتا - بخلاف
کلیات کے کہ اونکے ضمن مین ہزارون لاکھون جزئیات داخل ہین -
ایک کلی کے جان لینے سے اوسکے ساری جزئیات کا اجمالی علم حاصل
ہوجاتا ہی - اور ایک کلی کا حکم جان لینے سے اوسکے تمام جزئیات کا حکم
استنباط ہوسکتا ہی - اور آدمی اوس سے بڑا کام نکال سکتا ہی - اسلیئے منطق
کے قاعدی صرف کلیات کیلیئے منضبط کیئے گئے - نہ جزئیات کے لیئے -
اور یہی وجہ ہی کہ منطق مین جزئیات سی بحث نہین کیجاتی -

کُلّی کی (افراد کے وجود و عدم کے اعتبار سے) چھہ[٦] قسمین ہین -

(١) جسکی کوئی فرد نہین پائی جا سکتی (شریک الباری - اجتماع[١] النقیضین - ارتفاع[٢] النقیضین)

(٢) جسکی فرد پائی جاسکتی ہے - لیکن پائی نہین جاتی - (دس سر کا آدمی بیس[٢] من کا مچھڑ)

(٣) جسکی ایک ہی فرد پائی جاتی ہے اور دوسری کا پایا جانا محال - (خالقِ عالم)

(٤) جسکی ایک ہی فرد پائی جاتی ہے اور دوسری کا پایا جانا ممکن (کرہ نمک[٣])

(٥) جسکی کئی فردین پائی جاتی ہین لیکن گنتی کی (آسمان[٣] - حرف جار[٤] - حرف جازم[٥])

مشترک مین (اپنے جس معنے مین مستعمل ہو) اور مجاز مین ایسے قرینے کا ہونا ضرور ہے جس سے سامع خاص مراد قائل کی سمجھ جاسے - منقول بھی اول معنے کے اعتبار سے مجاز مین داخل ہے -

دو مفرد اگر متحد المعنے ہون تو مُترادِفَین ہین - (آدمی انسان چہرہ چہرہ) ورنہ مُتَبایِنَین (آدمی - گھوڑا)

کلّی و جزئی

تصورات دو قسم کے ہوتے ہین - جُزئی و کُلّی -

ایسا تصور جسمین تعدد و شرکت کو عقل جائز نہین رکھہ سکتی (یعنے یہ تجویز نہین کرسکتی کہ یہ ایک ذات سے زیادہ پر صادق آسکتا ہے) جُزئی کہلاتا ہے (خالد - ولید - اس کاغذ - اوس قلم - کی صورتین)

ایسا تصور جسمین تعدد و شرکت کو عقل جائز رکھہ سکتی ہے (یعنے یہ تجویز کرسکتی ہے کہ یہ بہت سی ذاتون پر صادق آسکتا ہے گو واقع مین کوئی ایسی ذات نہو جسپر صادق آوے) کُلّی کہا جاتا ہے - اور ان ذاتون کو کلی کے افراد و جزئیات و مصداقات کہتے ہین (مطلق آدمی - گھوڑا - قلم - کاغذ - کی صورتین)

جُزئیات مین سوچ و فکر جاری نہین ہوتی - یعنے ایک یا چند جزئیات کا

افتراق ہوتا ہے۔ اور عموم مطلق مین ایک مادہ اجتماع اور ایک مادہ افتراق ہوتا ہے۔ اور عموم من وجہ مین ایک مادہ اجتماع اور دُو مادّے افتراق کے ہوتے ہین۔

النسبۃ بین نقائض الکلیات

ہر کلی کا کوئی نہ کوئی نقیض بھی ضرور ہوتا ہے کلی کا نقیض اوس کلی کو کہتے ہین جو اصل کلی کا رفع (نفی۱۲) یا مرفوع (منفی۱۲) ہو۔ (انسان کا نقیض۔ لاانسان۔ لاانسان کا نقیض۔ انسان)

جب کلیات کی نقائض بھی کلیات ہی ہین توان نقائض مین بھی اصل کلیات کیطرح چار نسبتون مین سے ایک نسبت ضرور ہوگی۔

متساوین کے نقیضون مین بھی تساوی ہی کی نسبت ہوتی ہے (لاانسان۔ لاعاقل)

اگر متساوین کے نقیضون مین تساوی کی نسبت نہوگی تو باقی تین۳ نسبتون مین سے کوئی نسبت ضرور ہوگی۔ اور جب باقی تین۳ نسبتون مین سے کوئی نسبت ضرور ہوگی تو نقیضون کا افتراق لازم آجائیگا (کیونکہ باقی تین نسبتون مین مادہ افتراق ضرور ہوتا ہے) اور نقیضون کا افتراق اصل کلیون کی تساوی کا مُبطل ہے۔

(۶) جسکی فردین بیشمار پائی جاتی ہین (آدمی ۔ گھوڑا ۔ کتاب)

النسبۃ بین الکلیات

ہر دو کلیون مین چار نسبتون مین سے کوئی ایک نسبت ضرور پائی جاتی ہے ۱۔ تساوی ۲۔ تباین ۳۔ عموم وخصوص مطلق ۴۔ عموم وخصوص من وجہ ۔

۱۔ تساوی یہ ہے کہ دو کلیون کے افراد متحد ہون (آدمی ۔ دانشمند ۔ جاندار)

۲۔ تباین یہ ہے کہ دو کلیون کے افراد متغایر ہون (درخت ۔ پتھر ۔ ہاتھی ۔ گھوڑا ۔ اونٹ)

۳۔ عموم وخصوص مطلق یہ ہے کہ دو کلیون مین سے ایک کے تمام افراد دوسرے کے فقط بعض افراد ہون (لڈو ۔ میٹھائی ۔ مفرد ۔ اسم)

۴۔ عموم وخصوص من وجہ یہ ہے کہ دو کلیون مین سے ہر ایک کے فقط بعض افراد دوسری کے فقط بعض افراد ہون (آم ۔ میٹھا ۔ معرب ۔ معرفہ)

تساوی مین صرف مادہ اجتماع ۔ اور تباین مین فقط مادہ

اقسام کلّی

مبتدی کو اقسام کلی کے بسہولت سمجھ جانے کے لئے سلسلۂ موجودات پر ایک اجمالی نظر ڈال لینا بہت مفید ہے اسلئے سلسلۂ مذکورہ کا بطور اجمال یہان بیان کیا جاتا ہے۔

موجود یا واجب الوجود ہے (خالق عالم)

یا ممکن الوجود (عالم)

پھر ممکن یا ذات ہے یا صفت۔ ذات کو جَوہَر اور صفت کو عَرَض کہتے ہین۔

جوہر۔ اگر ابعادِ ثلاثہ (طول۔ عَرَض۔ عُمُق) کی قابلیت رکھتا ہو تو مادی ہے۔ ورنہ مجرد (عقل ونفس)

مادی کو جسم طبعی وجسمانی۔ اور مجرد کو مُفارِق کہتے ہین۔

پھر جسم اگر کئی مختلف الحقیقت جسمون سے ملکر بنا ہو تو مرکب ہے۔ ورنہ بسیط۔

بسیط یا فلک ہی یا عُنصُر۔ عنصر کو اُسطُقُس بھی کہتے ہین۔

(قدیم حکیمون نے عناصر کو چار (زمین۔ پانی۔ ہوا۔ آگ) مین منحصر خیال کیاتھا۔ اب جدید تحقیقات سی یہ انحصار غلط ثابت ہوا۔ لیکن ہمنی بنظر

متبائنین کے نقیضون مین تبائن جزئی (یعنے کبھی تباین کلی اور کبھی عموم من وجہ) کی نسبت ہوتی ہے۔

جب متباینین متناقضین ہونگی تو اونکے نقیضون مین تباین کلی ہوگی (لاوجود - لاعدم)

اور جب غیر متناقضین ہونگی تو اونکے نقیضون مین عموم من وجہ ہوگی (لاشجر - لاحجر)

اعم واخص مطلق کے نقیضون مین بھی عموم وخصوص مطلق ہی کی نسبت ہوتی ہی مگر بعکس عَیْنَیْن یعنی اعم کا نقیض اخص اور اخص کا نقیض اعم ہوتا ہی (لاحیوان - لاعاقل)

اعم واخص من وجہ کی نقیضون مین بھی تباین جزئی ہی ہوتی ہے یعنی کبھی تباین کلی (لاشجر - لاحجر) اور کبھی عموم من وجہ (لاحیوان لاابیض)

جزئی اضافی

ایک مفہوم جو دوسری مفہوم سی اخص ہو (اگرچہ کلی ہی کیون نہو) اوسکو اوس دوسرے مفہوم کا جزئی اضافی کہتے ہین (زید - انسان کی نسبت - انسان - حیوان کی نسبت)

اور جزئی سابق الذکر کا نام جزئی حقیقی ہے۔

جزئی اضافی - جزئی حقیقی سے اعم مطلق ہے

کلیات کی قسمین

اب اقسام کلی کا بیان سنو۔

کلی کی (اپنے افراد کی عین ماہیت یا جزو ماہیت یا خارج
از ماہیت ہونے کے اعتبار سے) پانچ قسمین ہین

نوع جنس فصل خاصہ عرض عام۔

وہ کلی جو اپنے افراد کی پوری ماہیت ہو نوع ہے۔
(آدمی۔ گھوڑا۔ آم۔ نارنگی۔ سونا۔ چاندی۔ جان)

اور جو اپنے افراد کی جزو ماہیت اور تمام مشترک
ہو جنس ہے۔ حیوان۔ جسم نامی۔ جسم۔ جوہر (انسان کی نسبت)

اور جو اپنے افراد کی جزو ماہیت اور جنس کی
مخصص ہو فصل ہے (ناطق۔ ذی روح۔ نامی۔
قابل ابعاد ثلثہ۔ انسان کی نسبت)

اور جو اپنے افراد کی ماہیت سی خارج اور ایک ہی
ماہیت کی ساتھ مختص ہو خاصہ ہے۔ پھر اگر اوس

سہولت تمثیلات کہ یہی غرض یہان سلسلہ ہذا کے بیان سے ہے۔ اس جگہہ قدیم حکیمون کا قول اختیار کیا)

مرکب جسم۔ اگر چارون عنصر سے ملکر بنا ہو تو تامؔ ہے۔ ورنہ ناقص (بھاپ۔ دھوان)

مرکب تام۔ اگر ذی نمو ہو تو نامی ہی ورنہ غیر نامی۔

غیر نامی کو جمادؔ کہتے ہین (پتھر۔ لوہا۔ سیسہ۔)

نامی اگر ذی روح نہو تو نباتؔ ہی (گھاس۔ درخت) اور ذی روح ہو تو حیوان ہے۔

حیوان۔ اگر ناطق (عاقل) ہو تو انسان ہی۔ اور صاہل ہو تو گھوڑا ہے اور ناہق ہو تو گدہا ہی۔ وعلیٰ ہذا القیاس۔

پھر انسان اگر مقرن بہ تشخص ہو تو شخص (جزئی حقیقی) ہے (زید۔ خالد۔ ولید)

سلسلۂ مذکورۂ بالا مین سب سے اوپر "موجود" ہے۔ اوس سے کوئی زیادہ تر عام نہین۔ اور سب سے نیچے شخص ہے اوس سے کوئی زیادہ تر خاص نہین۔ اور متوسطات اپنے اوپر کی نسبت خاص اور اپنے نیچے کی نسبت عام ہین۔

سلسلہ موجودات کا بقدر ضرورت بیان ہو چکا۔

۱۹

(ناطق) اور جو جنس بعید کی مخصص ہو فصل بعید
انسان کی نسبت ۱۲

(ذی روح - نامی - قابل - ابعاد ثلثہ)
انسان کی نسبت ۱۲

ہر ایک کلی ذاتی جو کسی جنس کی ماتحت ہو اوس جنس
غیر فصل ۱۲
کی نوع اضافی ہے (انسان حیوان جسم نامی جسم)

اور نوع مذکورۂ بالا کا نام نوع حقیقی ہے۔

نوع اضافی نوع حقیقی سے اعم مطلق ہے۔

انواع اضافیہ میں سب سے اخص کو نوع سافل
یعنی سب سے نیچے والی کو ۱۲
و نوع الانواع کہتے ہین (انسان) اور سب سے اعم کو
یعنی سب سے اوپر والی کو ۱۲
نوع عالی (جسم) اور بیچ والی نوعون کو انواع

متوسطہ (حیوان جسم نامی)

ہر ایک فصل کو مقوم نوع و مقسم جنس کہتے ہین

ہر ایک فصل جو مقوم نوع عالی ہے مقوم نوع

سافل ہے - نہ بالعکس - اور ہر ایک فصل جو

کہ ہر ایک اپنی اپنی نوعون کی جز اور ان کو اوسکے مشارکات جنس سے تمیز دینے والے ہین ۱۲ اسلئے کہ

ماہیت کے تمام افراد کو شامل ہو تو خاصہ شاملہ ہے ورنہ
غیر شاملہ (کاتب وشاعر۔ بالفعل وبالقوہ)

اور جو اپنے افراد کی ماہیت سے خارج اور ایک ماہیت سے
زائد کے افراد کو شامل ہو عرض عام ہے (ماشی۔ آکل۔
شارب۔ انسان کی نسبت)

جنس وفصل کو (اور کبھی نوع کو بھی) کلی ذاتی کہتے ہین۔
اور خاصہ وعرض عام کو کلی عرضی۔ اور ذاتی مقید بقید
عرضی کو صنف (انسان کاتب۔ حیوان ماشی)

جب ایک ماہیت کی کئی جنسین ہون تو جو جنس بلا فاصلہ
ہو جنس قریب ہے (حیوان) انسان کی نسبت ۱۲

اور جو بفاصلہ ہو جنس بعید (جسم نامی جسم۔ جوہر) انسان کی نسبت ۱۲

فاصلہ جسقدر کم وبیش ہوگا۔ بُعد کا مرتبہ بھی اوسیقدر
کم وبیش ہوگا۔

اعم الاجناس کو جنس عالی وجنس الاجناس کہتے ہین۔ یعنے سب سے اوپر والی جنس کو ۱۲
(جوہر) اور اخص الاجناس کو جنس سافل (حیوان) اور
انسان کی نسبت ۱۲ — یعنے سب سے نیچے والی جنس کو ۱۲ — انسان کی نسبت ۱۲
بیچ والی جنسون کو اجناس متوسطہ (جسم جسم نامی) انسان کی نسبت ۱۲

جو فصل۔ جنس قریب کی مخصص ہو فصل قریب ہے۔

غیر بیّن - جو ایسا نہو (چار کی زوجیت - عالم کا حدوث)

کلی کے مفہوم کو کلی منطقی کہتے ہین - اور کلی منطقی کے معروض کو
کلی طبعی (آدمی - گھوڑا - درخت - پتھر -)

اور دونون (کلی منطقی و کلی طبعی) کے مجموعے کو کلی عقلی -
(آدمی کلی - گھوڑا کلی)

اسیطرح کلی کے انواع خمسہ - مثلاً مفہوم نوع کو نوع منطقی
کہتے ہین - اور اوسکے معروض (انسان - فرس مثلاً) کو نوع طبعی -
اور دونون کے مجموعے (انسان نوع - فرس نوع -) کو نوع عقلی - و
علی ہذا القیاس -

کلی طبعی کو تین طرحسے اعتبار کرتے ہین - کبھی بشرط شی - اور کبھی
بشرط لاشی - اور کبھی لابشرط شی - اول اعتبار سے اوسکو مخلوطہ
کہتے ہین - اور دوسرے اعتبار سے مجرّدہ - اور تیسرے اعتبار سے مطلقہ -

کلی منطقی و کلی عقلی کا وجود صرف ذہن مین ہے - خارج مین انکا وجود
ہو ہی نہین سکتا - منطقی کا تو اسلیے کہ کلی منطقی صرف مفہوم کا نام ہے
اور مفہوم کا وجود خارج مین ہو نہین سکتا - اور عقلی کا اسلیے
کہ اوسکا ایک جز (کلی منطقی) خارج مین موجود ہو نہین سکتا -
اور انتفاء جز کو انتفاء کل لازم ہے -

جز کے نہ پائے جانے کو ... کل کا نہ پایا جانا

مقسم جنس سافل ہے مقسم جنس عالی ہے - نہ بالعکس -

کلی عرضی کی دو قسمین ہین - لازم - جو اپنے معروض سے ممتنع الانفکاک ہو (یعنے جدا نہو سکے) مفارق - جو جائز الانفکاک ہو (یعنے جدا ہو سکے) خواہ جدا بھی ہو جاسے (جلد خواہ دیر مین) یا کبھی جدا نہو (پھولون کی تازگی - چیزون کا پختہ رنگ - سیارون کی گردش)

لازم کی بھی دو قسمین ہین - لازم الماہیۃ - جو اپنی ملزوم کی ماہیت سے جدا نہو سکے (چار کی زوجیت - پانچ کی فردیت) لازم الوجود - جو اپنے ملزوم کے وجود خاص (خارجی یا ذہنی) سے جدا نہو سکے (حبشی کا سواد - مفہوم انسان کی کلیت)

پھر لازم کی دو قسمین ہین - بیّن - جسکا تصور ملزوم کی تصور سے ممتنع الانفکاک ہو (ہر کل کیلئے جز کا ہونا - وبالعکس - ہر اوپر کے لئے نیچے کا ہونا - وبالعکس) یا لازم و ملزوم دونون کے تصور سے لازم کے لزوم کا جزم ممتنع الانفکاک ہو (ہر ایک کل کا اپنی جز سے بڑا ہونا - ہر ایک جز کا اپنے کل سے چھوٹا ہونا)

اول کا نام لازم بیّن بالمعنے الاخص ہے - اور دوسری کا لازم بیّن بالمعنے الاعم -

آجانا مقصود ہو جو پہلے سے حاصل نتھی - پھر اگر معرّف کا
وجود خارج مین معلوم ہو تو تعریف حقیقی بحسب الحقیقۃ ہے -
ورنہ تعریف حقیقی بحسب الاسم -

یہان سے سمجھ سکتے ہو کہ ایک ہی تعریف ایک وقت مین
بحسب الاسم - اور دوسرے وقت مین بحسب الحقیقۃ ہو سکتی ہی -

لفظی - جس سے صرف کسی لفظ کے معنے (جسکی صورت پہلے
سے ذہن مین حاصل نہ تھی) کا بتا دینا مقصود ہو (قرنفل -
لونگ + قاقلہ - الایچی + کزبرہ - دھنیان)

تعریف حقیقی کی چار قسمین ہین - حدّ تام - جو جنس
قریب و فصل قریب سے مرکب ہو (حیوان ناطق) (انسان کی تعریف مین ۱۲) حدّ
ناقص - جو جنس بعید و فصل قریب سے مرکب ہو یا نری
فصل قریب ہو (جسم ناطق - ناطق) رسم تام - جو جنس قریب
و خاصہ سے مرکب ہو (حیوان ضاحک) رسم ناقص - جو جنس
بعید و خاصہ سے مرکب ہو یا نرا خاصہ ہو (جسم ضاحک - ضاحک)

چونکہ جنس قریب و فصل قریب سے ملکر شئی کی پوری ماہیت
حاصل ہو جاتی ہی جملہ اقسام تعریف مین حد تام اعلی او
افضل و اشرف و اکمل ہے -

رہگئی کلی طبعی - کلی طبعی بھی بالاستقلال خارج مین نہین پائی جا سکتی -
اور آیا اپنے افراد کے ضمن مین ہوکر خارج مین پائی جا سکتی ہے یا نہین -
حق یہ ہے کہ پائی جا سکتی ہے - بلکہ جس کلی طبعی کی افراد خارج مین پائی جاتی
ہین - اون مین کلی طبعی پائی بھی جاتی ہے اسکی پوری بحث مطولات مین
مذکور ہے - چونکہ منطق کا موضوع معرف وحجت ہین - اور جو چیز جس علم کی
موضوع ہوتی ہی اوس علم مین بالاصالۃ اوسی چیز کے احوال و احکام سی بحث
مقصود ہوتی ہی - لیکن چونکہ مُعَرِّف کلیات سے بنتا ہے اور حجت قضایا سی -
کلیات اور قضایا سے بھی بالتبع بحث لازم آگئی -

۲۲ کلیات کا بیان بقدر ضرورت ہوچکا - اب معرف کی بحث شروع ہوتی ہی -
اسکے بعد قضایا کا بیان ہوگا - پھر حجت کا - انشاء اللہ تعالے -

مُعَرِّف

مُعَرِّف سے جو غرض ہے تم اوپر معلوم کرچکے ہو کہ طالب اپنی مطلوب کو
اوسکے ذریعے سے معلوم کرلے - مثلاً ایک شخص مثلث کی حقیقت نہین جانتا
اوسنے تم سے پوچھا کہ مثلث کیا چیز ہے - تم نے اوسے بتا دیا کہ مثلث
وہ شکل ہے جو تین سیدھی خطون سے گھری ہو - اسکے ذریعے سی مثلث کی
حقیقت اوسی معلوم ہوگئی - یہی مثلث کا مُعَرِّف ہوا -
تعریف کی دو قسمین ہین - حقیقی - جس سے مُعَرِّف کی ایسی صورت کا ذہن مین

مرکب[۹] از فصل قریب و عرض عام - مرکب[۱۰] از فصل بعید و عرض عام - مرکب[۱۱]

(موجود ذی روح ۱۲ - ماشی ناطق ۱۲)

از خاصہ و عرض عام - نرا عرض عام[۱۲]) کو تعریف ناقص مین داخل

(موجود ضاحک ۱۲ - ماشی ۱۲)

مانکر پانچ اول الذکر کو حد ناقص اور سات اخر الذکر کو رسم ناقص مین جگہہ دینا چاہیئے -

عام تعریف کی ضروری شرطین

(۱) معرَّف کی مباین نہو (گھوڑا - انسان کی تعریف مین)

(۲) معرَّف سے اخفی نہو (بَبغَا - طوطے کی تعریف مین - اسیطرح ہر اخص - اعم کی تعریف مین)

(۳) معرَّف کی (معرفت و جہالت مین) ہمرنگ[۱۵] نہو (کُل کی یہہ تعریف کہ جزسے بنا ہو - جز کی یہ تعریف کہ جس سے کل بنا ہو)

(۴) دَوری نہو یعنے ایسی چیز پر مشتمل نہو جسکا جاننا خود معرَّف کے جاننے پر موقوف ہی (حیوان بَشَرِیُّ - انسان کی تعریف مین)

(۵) ایسے الفاظ پر مشتمل نہو جو اپنے معانی پر دلالت کرنے مین قاصر ہون (الفاظ مشترکہ یا الفاظ مجازیہ بلا تحقق قرینہ)

تعریف تام کی ضروری شرط

معرَّف کی مساوی ہو (لفظ موضوع مفرد - کلمے کی تعریف مین)

تنبیہ

آدمی کا علم اشیا کی ذاتیات مین نہایت قاصر ہے۔ کیونکہ جنس
عرض عام کے ساتھ اور فصل خاصہ کے ساتھ سخت ملتبس ہے۔
تو اب اشیا کی حدود و رسوم مین تمیز نہایت مشکل بلکہ متعذر ہے۔
یہان سے جان سکتے ہو کہ اشیا کی ماہیات کا معلوم کرنا کسقدر مشکل
یا متعذر ہے۔

ایقاظ

بعض منطقیون نے باب تعریف مین کلیات ذیل (نری جنس۔
جنس بعید فصل بعید کے ساتھ۔ فصل قریب فصل بعید کے ساتھ۔ عرض عام
مطلقاً۔ فصل خاصہ کے ساتھ) کو اعتبار نہین کیا اور تعریف حقیقی کو
مذکورہ بالا چار قسمون مین منحصر کر دیا۔ حالانکہ باب تعریف ایک بڑا
وسیع باب ہے اسمین اسقدر تنگی مناسب نہین۔ اور جو عذر
منشا اس خیال کا ظاہر کیا جاتا ہی اوسکا نتیجہ صرف تعریف تام مین
مانا جا سکتا ہے نہ مطلق تعریف مین۔ اس صورت مین اقسام
دوازدہ گانہ ذیل (مرکب از جنس بعید و فصل بعید۔ مرکب از فصل قریب و
(جسم ذی روح ۱۲) (ذی روح ناطق ۱۲)
فصل بعید۔ نری جنس قریب۔ نری جنس بعید۔ نری فصل بعید۔ مرکب از
(حیوان ۱۲) (جسم نامی ۱۲) (ذی روح ۱۲)
جنس بعید و عرض عام۔ مرکب از فصل قریب و خاصہ۔ مرکب از فصل بعید و خاصہ۔
(جسم ماشی ۱۲) (ناطق ضاحک ۱۲) (ذی روح ضاحک ۱۲)

پھر ہر ایک (حملیہ و شرطیہ) مین اگر حکم ایجابی ہی تو موجبہ ہی (زید راستباز ہے + خالد اگر ذی علم ہوگا تو مستحق اکرام ہوگا + ولید یا سخی ہوگا یا بخیل ہوگا) اور اگر حکم سلبی ہے تو سالبہ ہے (زید بدچلن نہین ہے + ایسا نہین ہے کہ خالد اگر ذی علم ہوگا تو لائق اہانت ہوگا - ایسا نہین ہے کہ ولید یا آدمی ہوگا یا ذی علم ہوگا)

حملیہ کی تقسیمات

(۱) حملیہ کے دونون طرف اگر وجودی ہون تو محصلہ ہے (ہر ذی علم ممدوح ہے - کوئی ممدوح مذموم نہین) اور اگر کوئی طرف عدمی ہو تو معدولہ (ہر بے علم مذموم ہے - ہر مذموم نالائق ہے - ہر بے علم نالائق ہی) اول کا نام معدولة الموضوع - اور ثانی کا معدولة المحمول - اور ثالث کا معدولة الطرفین ہے -

(۲) حملیہ کا موضوع اگر شخص ہے تو شخصیہ و مخصوصہ ہے اور اگر کلی ہے تو دو حال سی خالی نہین - یا حکم اوس کلی کے مفہوم پر ہی یا اوسکے افراد پر - اگر مفہوم پر ہے تو اگر مفہوم بشرط عموم پر ہے تو طبعیہ ہے - (انسان نوع ہے - حیوان جنس ہے) اور اگر مطلق مفہوم پر ہے تو مہملہ قدمائیہ ہے (انسان کاتب ہے - انسان نوع ہے) اور اگر حکم افراد پر ہے تو بھی دو حال سی خالی نہین - یا تو اوسمین اثبات کی

اس شرط کی تعبیر یُون بھی کیجاتی ہے کہ جامع و مانع ہو۔ جامع یہ کہ معرَّف کے تمام افراد کو شامل ہو کوئی چھوٹ نہ جاے۔ اور مانع یہ کہ غیر معرَّف کے کسی فرد کو معرَّف مین داخل نہونے دے۔

اُور یون بھی تعبیر کرتے ہین کہ مُطَّرِد و مُنْعَکِس ہو۔ مطرد کے معنے مانع اور منعکس کے معنے جامع۔

قد تمت التصورات ویتلوها التصدیقات

التصدیقات

قضیے کے اقسام

اوپر معلوم کرچکے ہو کہ جملہ خبریہ کو خبر و قضیہ کہتے ہین۔ قضیہ کا نام ہَلِیَّہ بھی ہے

قضیہ کی دو قسمین ہین۔ حملیہ و شرطیہ۔

اگر قضیہ مین یون حکم ہو کہ ایک چیز ایک چیز کو ثابت۔ یا ایک چیز ایک چیز سے مسلوب ہے تو حملیہ ہے۔ ورنہ شرطیہ۔

(مسلوب: منفی ۱۲)

(اگرچہ حملیہ۔ جملہ اسمیہ و جملہ فعلیہ دونون صورتون مین ہوتا ہے لیکن حجت مین ہمیشہ اسمیہ ہی کے پیرایہ مین استعمال کیا جاتا ہے)

حملیہ مین محکوم علیہ کو موضوع اور محکوم بہ کو محمول اور نسبت حکمیہ کو رابطہ کہتے ہین۔ اور شرطیہ مین اول کا نام مقدم اور ثانی کا نام تالی ہے۔

(مقدم: محکوم علیہ ۱۲ — تالی: محکوم بہ ۱۲)

مہملہ متاخرین محصورہ جزئیہ مین داخل ہے۔ اور مہملہ قدما بھی
موجبہ ہو خواہ سالبہ ۱۲
ایک صورت مین -

(۳) محصورات مین اگر موضوع کی اونھین افراد پر حکم ہو جو بالفعل خارج مین موجود ہین تو اوس محصورہ کا نام خارجیہ ہی (ہر آدمی ایک سے ہین) اور اگر ایسی افراد پر حکم ہو جو خارج مین ممکن الوجود ہین۔ تو حقیقیہ خارجیہ ہے (ہر آدمی جاندار ہے) اور اگر اونہین افراد پر حکم ہو جو بالفعل ذہن مین موجود ہین تو ذہنیہ ہی (ہر ایک نوع اپنی جنس سے اخص ہوتا ہے) اور اگر ایسی افراد پر حکم ہو جو ذہن مین ممکن الوجود ہین تو حقیقیہ ذہنیہ ہے (ہر ایک نوع اپنی جنس سے اخص ہوتا ہے) اور اگر مطلق افراد پر حکم ہو تو حقیقیہ ہے (ہر چار جفت ہے)

(۴) محصورات مین جو نسبت حکمیہ ہوتی ہے نفس الامر مین اوسکی
ایجابیہ ہو یا سلبیہ ۱۲
کوئی نہ کوئی کیفیت (ضرورت - دوام - فعلیت - امکان وغیرذلک) بھی ضرور ہوتی ہی۔ اور کبھی کبھی اس کیفیت کا بیان بھی قضیہ مین ہو جاتا ہے - اس نفس الامری کیفیت کو مادہ کہتے ہین۔ اور جس لفظ کے وسیلے سی اس کیفیت کا بیان ہو اوسکا نام جہت ہی۔

تصریح ہے کہ کتنے فردون پر حکم ہے - یا اوس سے سکوت ہے -
اول محصورہ و مُسَوَّرَہ ہے - اور ثانی مہملہ متاخرین (انسان کاتب ہے)
پھر محصورہ مین اگر حکم تمام افراد پر ایجاباً ہو تو موجبہ کلیہ ہے (ہر
ذی علم قابل قدر ہے) اور سلباً ہو تو سالبہ کلیہ (کوئی جاہل قابل قدر نہین)
اور اگر حکم بعض افراد پر ایجاباً ہو تو موجبہ جزئیہ ہے (بعض جاندار
انسان ہین) اور سلباً ہو تو سالبہ جزئیہ (بعض جاندار انسان نہین) -
اداۃ تصریح کا نام سُور ہے - موجبہ کلیہ کا سُور - کل - سب -
ساری - تمام - ہر - ہر ایک - اور جو لفظ انکے معنی مین ہو سالبہ
کلیہ کا سور - ایک بھی نہین - کوئی نہین - کوئی بھی نہین -
اور جو انکا ہم معنے ہو - موجبہ جزئیہ کا سور - بعض کچھ کوئی - اور جو
انکے مثل ہو - سالبہ جزئیہ کا سور - بعض نہین - کل نہین - سب
نہین - ساری نہین - تمام نہین - ہر ایک نہین - اور جو انکی مانند ہو -
جب موضوع و محمول مین تساوی ہوتی ہی تو اوس سی دو موجبی کلیے بنتی
ہین - اور تباین سی دو سالبی کلیے - اور عموم مطلق سی ایک موجبہ کلیہ (جسکا
موضوع اخص ہوتا ہی) اور ایک سالبہ جزئیہ (جسکا موضوع اعم ہوتا ہی) اور
عموم من وجہ سی ایک موجبہ جزئیہ اور دو سالبی جزئے بنتے ہین -
حجت مین اس تقسیم کی اقسام سی صرف محصورات اربعہ معتبر ہین اور

دو چیزون کا ایک ساتہ صادق نہو سکنا ۲ منافاۃ دو چیزون کی ارتفاع مین یعنی دو چیزون کا ایک ساتہ کاذب نہو سکنا ۳ منافاۃ دو چیزون کی اجتماع وارتفاع دونون مین یعنے دو چیزون کا نہ ایک ساتہ صادق ہوسکنا نہ کاذب ہوسکنا۔

پس اگر منفصلہ مین منافاۃ فی الاجتماع یا اوسکی نفی کا حکم ہو تو منفصلہ مانعۃ الجمع ہے (یہ چیز یا کتاب ہوگی یا کرسی ہوگی۔ ایسا نہین ہے کہ یہ چیز لاکتاب ہوگی یا لاکرسی ہوگی)۔ اور اگر منافاۃ فی الارتفاع یا اوسکی نفی کا حکم ہو تو منفصلہ مانعۃ الخلو ہے (یہ چیز یا لاکتاب ہوگی یا لاکرسی ہوگی۔ ایسا نہین ہے کہ یہ چیز یا کتاب ہوگی یا کرسی ہوگی)

اور اگر منافاۃ فی الاجتماع والارتفاع معاً یا اوسکی نفی کا حکم ہو تو منفصلہ حقیقیہ ہے (یہ عدد یا طاق ہوگا یا جفت ہوگا۔ ایسا نہین ہے کہ یہ چیز آدمی ہوگی یا بشر ہوگی)

فائدہ (منفصلہ مین گو بظاہر شرط مفہوم نہین ہوتی لیکن مطلب مین شرطیت ضرور ہے۔ کیونکہ اوپر لکہی ہوئی مثالون کا مطلب یہ ہو کہ اگر یہ چیز کتاب ہے تو کرسی نہین۔ اور کرسی ہے تو کتاب نہین۔ یا اگر یہ عدد طاق ہے تو جفت نہین اور جفت ہے تو طاق نہین۔ اور طاق نہین تو جفت ہے اور جفت نہین تو طاق ہے۔ وعلی ہذا القیاس۔ لہذا منفصلہ بہی شرطیہ مین معدود ہوا)۔

پہر متصلہ مین کبہی تالی مقدم کو لازم ہوتی ہی اور کبہی نہین۔ تو اگر متصلہ مین لزوم کی تصریح کردیجاسے تو متصلہ لزومیہ ہے (جب آفتاب نکلتا ہے تو ضرور

اور جس محصورہ مین جہت مذکور ہوجاے اوسکو موجّہہ و رُباعیہ کہتے ہین۔
اور جسمین جہت مذکور نہو اوسکو مُطلقہ کہتے ہین (ضرور سب آدمی جاندار ہین
ممکن ہے کہ ساری آدمی ذی علم ہون) ان دونون مثالون مین جو نسبت حکمیہ
ایجابیہ کی نفس الامری کیفیت ہی وہ تو مادہ ہے۔ اور الفاظ ضرورت اور
ممکن ہے جن سے اوس کیفیت کا بیان ہوا ہے جہت ہین۔ اور یہ دونون
محصورے جن مین یہ جہتین مذکور ہین موجہہ ہین۔ اور جب انمین سے یہ
جہتین حذف کردو تو مطلقہ ہین۔
موجہات کی بحث کسیقدر پیچیدہ اور مشکل ہی جس سی خوف ہی کہ مبتدی کا
ذہن منتشر ہوجاے لہذا اس ابتدائی رسالی مین اس بحث سی سکوت کیا گیا۔

شرطیہ کے اقسام

شرطیہ مین اگر حکم بالاتصال ہو تو متصلہ ہے۔ اور حکم بالانفصال ہو تو منفصلہ
حکم بالاتصال اسطرح ہوتا ہی کہ تالی کو مقدم کے ساتھ وابستہ کردین یا
دونون مین وابستگی کی نفی کردین۔ اول کا نام موجبہ ہے۔ اور ثانی کا سالبہ
(اگر آفتاب نکلا ہوگا تو دن ہوگا۔ ایسا نہین ہے کہ اگر آفتاب نکلا ہوگا تو رات ہوگی)
حکم بالانفصال اسطرح ہوتا ہے کہ مقدم اور تالی مین منافاۃ کا حکم
لگادین۔ یا دونون مین منافاۃ کی نفی کردین۔ اول موجبہ ہے۔ ثانی سالبہ۔
منافاۃ تین طرح پر ہوتی ہے ۱۔ منافاۃ دو چیزون کے اجتماع مین یعنے

تالی مین بحسب الاتفاق تنافی ہو۔ اونکے مفہومون مین تنافی نہو۔

اگر منفصلہ مین تنافی ذاتی کی تصریح کردیجای تو منفصلہ عنادیہ ہے

(ضرور یہ عدد یا طاق ہوگا یا جفت ہوگا۔ ضرور یہ چیز یا درخت ہوگی
مثال حقیقیہ عنادیہ ۱۲ مثال مانعۃ الجمع عنادیہ ۱۲

یا پتھر ہوگی۔ ضرور یہ چیز یا لاکتاب ہوگی یا لاکرسی ہوگی)۔ اور اگر
مثال مانعۃ الخلو عنادیہ ۱۲

تنافی اتفاقی کی تصریح کردیجاے تو منفصلہ اتفاقیہ ہے۔

(کسی آدمی کی نسبت جو گورا اور جاہل ہو یہ کہاجاے کہ اتفاقاً

یہ آدمی یا کالا ہے یا جاہل ہے۔ اتفاقاً یہ آدمی کالا ہے یا عالم ہے۔
مثال حقیقیہ اتفاقیہ ۱۲ مثال مانعۃ الجمع اتفاقیہ ۱۲

اتفاقاً یہ آدمی گورا ہے یا جاہل ہے) اور اگر ان دونون سے کسی کی
مثال مانعۃ الخلو اتفاقیہ ۱۲

تصریح نہ کیجاے مطلق رہنے دیاجاے تو منفصلہ مطلقہ ہے۔

(اوپر کی مثالون سے ضرور اور اتفاقاً کا لفظ حذف کرو منفصلہ

اتفاقیہ کی مثالین بنجاینگی) حجت مین متصلہ کے اقسام سے

صرف لزومیہ اور منفصلہ کے اقسام سے صرف عنادیہ معتبر ہے

متصلہ مطلقہ جسمین تالی مقدم کو لازم ہو لزومیہ مین داخل ہے۔

اور منفصلہ مطلقہ جسمین تنافی ذاتی ہو عنادیہ مین داخل ہے

حملیہ کی طرح شرطیہ بھی شخصیہ و محصورہ و مہملہ ہوتا ہے۔ لیکن

شرطیہ۔ مہملہ قدمائیہ و طبعیہ نہین ہوتا۔

حملیہ مین اس تقسیم کا مدار موضوع پر تھا۔ شرطیہ مین مقدم کے

حاشیہ: یعنی نہ ذاتی تنافی کی تصریح کیجاے نہ اتفاقی تنافی کی بلکہ دونون کی تصریح سے سکوت کیا جاے اور مطلق رہنے دیا جاے ۱۲

حاشیہ: اگرچہ اس لزوم کی تصریح نہ کیگئی ہو ۱۲

حاشیہ: اگرچہ اس تنافی ذاتی کی تصریح نہ کیگئی ہو ۱۲

دِن ہوتا ہے) اور اگر عدم لزوم کی تصریح کر دی جائے تو متصلہ اتفاقیہ ہے (جب خالد باتیں کرنے لگتا ہے تو اتفاقاً گدھے بھی رینگنے لگتے ہیں)۔ اور اگر کسی کی تصریح نہ کی جائے مطلق رہنے دیا جائے تو متصلہ مطلقہ ہے (اوپر کی دونوں مثالوں سے ضرور اور اتفاقاً کا لفظ حذف کر دو متصلہ مطلقہ کی مثالیں بن جائیں گی)

جب دو چیزوں میں لزوم ہوتا ہے تو ان دونوں (لازم وملزوم) کی درمیان اس لزوم کا کوئی علاقہ بھی ضرور ہوتا ہے۔ لزوم کے علاقے چار طرح پر ہوسکتے ہیں۔

۱ مقدم کا تالی کی علت ہونا (اگر آفتاب نکلا ہوگا تو ضرور دِن ہوگا) ۲ تالی کا مقدم کی علت ہونا (اگر دن ہوگا تو ضرور آفتاب نکلا ہوگا) ۳ کسی تیسری چیز کا مقدم اور تالی دونوں کی علت ہونا (اگر دن نکلا ہوگا تو ضرور جہان روشن ہوگا) ۴ مقدم اور تالی کا متضایفین ہونا یعنی ان میں تضایف کی نسبت کا ہونا (اگر زید عمرو سے بڑا ہوگا تو ضرور عمرو زید سے چھوٹا ہوگا)۔

منفصلہ میں (خواہ حقیقیہ ہو یا مانعۃ الجمع یا مانعۃ الخلو) تنافی کبھی ذاتی ہوتی ہے اور کبھی اتفاقی۔ ذاتی تنافی یہ ہے کہ مقدم اور تالی کی مفہوموں میں تنافی ہو (یعنے اگر منفصلہ حقیقیہ ہو تو مقدم اور تالی میں سے ہر ایک کا مفہوم دوسرے کے مفہوم کا نقیض یا مساوی نقیض ہو۔ اور مانعۃ الجمع ہو تو ہر ایک کا مفہوم دوسرے کے مفہوم کے نقیض سے اخص ہو۔ اور مانعۃ الخلو ہو تو ہر ایک کا مفہوم دوسرے کے مفہوم کے نقیض سے اعم ہو)۔ اور اتفاقی تنافی یہ ہے کہ مقدم اور

لزوم کی تصریح کی جگہ عدم لزوم کی یا دونوں کی

۳۲

متضایفین ... ایک کا سمجھنا دوسرے کے سمجھنے پر موقوف ہو

جس وضع پر۔ اور جو لفظ انکے معنے مین ہو۔ منفصلہ موجبہ
کلیہ کا سور۔ ہمیشہ۔ ہر حالت مین۔ ہر تقدیر پر۔ ہر وضع پر۔
اور جو انکا ہم معنی ہو۔ سالبہ کلیہ کا سور۔ ایسا کبھی نہین۔
ایسا ہرگز نہین۔ اور جو انکے مثل ہو۔ موجبہ جزئیہ کا سور
کبھی۔ کسی حالت مین۔ بعض حالت مین۔ کسی تقدیر پر۔ بعض
تقدیر پر۔ کسی وضع پر۔ بعض وضع پر۔ اور جو انکے مانند ہو۔
سالبہ جزئیہ کا سور۔ کبھی ایسا نہین بھی۔ کسی حالت مین ایسا
نہین بھی۔ کسی تقدیر پر ایسا نہین بھی۔ اور جو انکے مرادف ہو
موجبہ کلیہ کے سور پر نفی لانے سے بھی سالبہ جزئیہ کا سور
بن جاتا ہے۔

ف متصلہ ہو یا منفصلہ ۱۲

تنبیہ

(۱) مقدم اور تالی اصل مین دو قضیے تھے۔ لیکن جزو
شرطیہ ہو جانے سے مرکب تام باقی نرہے۔ لہذا قضایا
کے دفتر سے انکا نام خارج ہو گیا۔

(۲) شرطیہ (متصلہ ہو یا منفصلہ) کے صدق و کذب کا
مناط مقدم یا تالی کا صدق و کذب نہین ہے۔ بلکہ اسکا
مناط حکم اتصالی یا انفصالی کا واقعی یا غیر واقعی ہوتا ہے۔

مدار ۱۲

حالات پر ہے - یعنی اگر مقدم کی کسی خاص حالت پر حکم لزومی[1]
یا عنادی[2] ہے تو شخصیہ و مخصوصہ ہے - (اگر زید[3] آج مجھسے ملیگا
تو مین ضرور اوسکو انعام دونگا) اور اگر کسی خاص حالت پر حکم
نہین ہے تو دو حال سے خالی نہین یا اوسمین اس بات کی
تصریح ہے کہ کسقدر حالات پر حکم ہے - یا اس سے سکوت ہے -
اول محصورہ و مسوّرہ ہے - اور ثانی مہملہ (پورا[4] ہوا چلتی ہے
تو پانی برستا ہے - یہ چیز یا درخت ہوگی یا پتھر ہوگی) پھر محصورہ مین
اگر حکم مقدم کے کل حالات پر ایجاباً ہے تو موجبہ کلیہ ہے
(جب آفتاب نکلیگا تو دن ہوگا - ہمیشہ یہ عدد یا طاق ہوگا یا
جفت ہوگا) اور سلباً ہے تو سالبہ کلیہ (ایسا کبھی نہین ہے
کہ اگر آفتاب نکلیگا تو رات ہوگی - ایسا کبھی نہین ہے کہ یہ عدد یا
جفت ہوگا یا زوج ہوگا) اور اگر حکم مقدم کے بعض حالات پر
ایجاباً ہے تو موجبہ جزئیہ ہے (کبھی ایسا ہی ہوتا ہے کہ کوئی
پھل خوبصورت ہو تو میٹھا بھی ہو) اور سلباً ہی تو سالبہ جزئیہ
(کبھی ایسا نہین بھی ہوتا کہ کوئی پھل خوبصورت ہو تو میٹھا بھی ہو)
مقدم کی حالات کا نام تقدیرات و اوضاع بھی ہے -
متصلہ موجبہ کلیہ کا سور - جب - جس حالت مین - جس تقدیر پر

کوئی پھل میٹھا نہین ہوتا" یہ دونون کلیے کاذب ہین

"بعض پھل میٹھے ہوتے ہین۔ بعض پھل میٹھے نہین

ہوتے۔" یہ دونون جزیے صادق ہین)

(۳) دونون قضیے کیفیت وکمیت کے

(حملیے ہون یا شرطیے ۱۲)

علاوہ (اور موجہات مین جہت کے بھی علاوہ) اور

تمامی امور مین متحد ہون (یعنے اگر دونون قضیے

حملیے ہون تو موضوع مین محمول مین۔ اور موضوع

ومحمول کی ساری قیود مین (خواہ وہ قیود از قبیل

زمان ہون یا مکان یا شرط یا اضافت یا قوت و

فعل یا اسکے سوا سب ہین) دونون متحد ہون۔

اگر موضوع یا محمول یا انکی کوئی قید دونون قضیونمین

مختلف ہوجاے تو تناقض نہوگا۔ اور اگر دونون قضیے

شرطیے ہون تو اتصال وانفصال اور لزوم وعناد مین

یعنی اگر حکم اتصالی یا انفصالی واقعی ہے تو شرطیہ صادق ہے ورنہ کاذب۔ مقدم اور تالی کیسے[5] ہی ہون۔

قضایا کے اقسام کا بیان ہوچکا۔ اب قضایا کے احکام سنو۔ کیونکہ حجت مین تمکو انکی ضرورت پڑیگی۔ قضایا کے احکام کل[2] چار ہین۔

(۱) تناقض (۲) عکس مستوی (۳) عکس نقیض (۴) تلازم شرطیات۔

تناقض

جب دو مختلف بایجاب و سلب قضیون مین انفصال حقیقی[2] عنادی ہو تو ایسے دو قضیون کو ایک دوسرے کا نقیض کہتے ہین۔ اور انکی نسبت[3] کو تناقض۔

تناقض کی یہ تین[3] ضروری شرطین ہین۔

(۱) دونون قضیے۔ کیفیت (ایجاب و سلب) مین مختلف ہون (حملیے ہون یا شرطیے ۱۲) (یعنے ایک موجبہ دوسرا سالبہ ہو۔ اگر دونون موجبے یا دونون سالبے ہون تو تناقض نہوگا)

(۲) دونون قضیے۔ کمیت (کلیت و جزئیت) مین مختلف ہون (حملیے ہون یا شرطیے ۱۲) (یعنے ایک کلیہ دوسرا جزئیہ ہو۔ اگر دونون کلیے یا دونون جزئیے ہون تو تناقض نہوگا۔ وہ سارے سہل میٹھے ہوتے ہین۔

یعنے صادق ہون یا کاذب ۱۲

یعنے تنافی ذاتی صدق و کذب دونون مین ہو یعنی دونون قضیون کے مفہومون مین تنافی ہو اور دونون نہ ایک ساتھ صادق ہوسکین نہ کاذب ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲

یعنے دو مختلف بایجاب و سلب قضیون مین انفصال حقیقی عنادی ہونے کو تناقض کہتے ہین ۱۲

بشرطیکہ یہ نیا قضیہ اصل کو لازم[۵۲] ہو اور لازم بھی کیسا کہ اخص[۵۳] لازم۔ (اس عکس کا دوسرا نام عکس مستقیم ہے)

عکس مستوی کی یہ دو ضروری شرطین ہین۔

(۱) دونون قضیے[۵۴] کیف مین متفق ہون (یعنے اگر اصل موجبہ ہو تو عکس بھی موجبہ ہو۔ اور اصل سالبہ ہو تو عکس بھی سالبہ ہو)

(۲) دونون قضیے صدق مین متفق ہون (یعنے اگر اصل سچا ہو یا سچا مانا گیا ہو تو عکس بھی سچا ہو یا اوسکا سچا ماننا پڑے)۔

(ان دونون شرطون کے اعتبار سے) ہر موجبہ (کلیہ ہو یا جزئیہ حملیہ ہو یا شرطیہ) کا عکس موجبہ جزئیہ ہی آتا ہے۔ اور سالبہ کلیہ کنفسہا[۵۵] منعکس ہوتا ہے۔ نقشہ ذیل ملاحظہ کرو۔

نام اصل	اصل	نام عکس	عکس
[illegible]	سب آدمی جاندار ہین۔	[illegible]	بعض جاندار آدمی ہین۔
[illegible]	بعض آدمی جاندار ہین۔	"	"
[illegible]	کوئی آدمی پتھر نہین۔	[illegible]	کوئی پتھر آدمی نہین۔
[illegible]	جب آفتاب نکلے گا تو دن ہوگا۔	[illegible]	کبھی ایسا ہوگا کہ اگر دن ہوگا تو آفتاب نکلا ہوگا۔
[illegible]	کبھی ایسا ہوگا کہ اگر آفتاب نکلیگا تو دن ہوگا۔	"	"
[illegible]	ہرگز ایسا نہین کہ اگر آفتاب نکلیگا تو رات ہوگی۔	[illegible]	ہرگز ایسا نہین کہ اگر دن ہوگا تو آفتاب نکلا ہوگا۔

بھی دونوں متحد ہوں یعنی اگر ایک متصلہ لزومیہ ہو تو دوسرا بھی منفصلہ لزومیہ ہو - اور ایک منفصلہ عنادیہ ہو تو دوسرا بھی منفصلہ عنادیہ ہو)

ان شرائط مذکورہ بالا سے تم نے سمجھا ہوگا کہ ہر موجبہ کلیہ کا نقیض سالبہ جزئیہ ہی ہوتا ہے - وبالعکس (سب آدمی جاندار ہیں - بعض آدمی جاندار نہیں) اور ہر سالبہ کلیہ کا نقیض موجبہ جزئیہ ہی ہوتا ہے - وبالعکس (کوئی آدمی جاندار نہیں - بعض آدمی جاندار ہیں) اسیطرح ہر متصلہ لزومیہ کا نقیض متصلہ لزومیہ ہی ہوتا ہے - اور ہر منفصلہ عنادیہ کا منفصلہ عنادیہ -

(شخصیات کے تناقض کی بھی باستثناء شرط دوم یہی سب شرطیں ہیں)

عکس مستوی

جب قضیے کے دونوں طرفوں (موضوع ومحمول - یا مقدم وتالی) کی ترتیب بدل دو (یعنے پہلے جزء کو دوسرے کی جگہہ اور دوسرے کو پہلے کی جگہہ رکھو) تو اس تبدیل سے جو نیا قضیہ حاصل ہو اصل قضیے کا عکس مستوی کہلاتا ہے -

(۲) ثبوت

اگر موجبہ کا عکس موجبہ جزئیہ صادق نہ آئیگا تو اوسکا نقیض (سالبہ کلیہ) ضرور صادق آئیگا - اور جب اوسکا نقیض صادق آئیگا تو اوس نقیض کا عکس بھی ضرور صادق آئیگا اور جب اوس نقیض کا عکس صادق آئیگا تو اصل ضرور جھوٹا ہوجائیگا (کیونکہ یہ عکس اصل کا منافی ہوگا) لیکن اصل تو سچا مانا جاچکا ہے تو بالضرور نقیض ہی جھوٹا ہوگا تو عکس مطلوب سچا ہوگا - وہوالمطلوب -

اسیطرح اگر سالبہ کلیہ کا عکس سالبہ کلیہ صادق نہ آئیگا تو اصل کا جھوٹا ہونا لازم آجائیگا -

پہلے ثبوت کا نام خُلف - اور دوسرے کا نام طریق العکس ہے -

(موجبات حملیہ کے عکس کا ایک تیسرا ثبوت بھی ہے اوسکا نام افتراض ہے چونکہ اوسمین کسیقدر پیچیدگی ہے - اور خُلف اور طریق العکس کے بعد اوسکی چندان ضرورت باقی نہین رہتی - اس ابتدائی رسالے مین اوس سے سکوت کیا گیا)

موجبہ کلیہ کا عکس موجبہ کلیہ نہین آتا

(کیونکہ عکس اصل کو لازم ہوتا ہے - حالانکہ ”سب آدمی جاندار ہین“

(۱) ثبوت

اگر موجبہ (کلیہ ہو یا جزئیہ) کا عکس موجبہ جزئیہ صادق نہ آئیگا
تو اسکا نقیض (سالبہ کلیہ) ضرور صادق آئیگا - اور جب
اس نقیض کو اصل کے ساتھ ملاؤگے تو نتیجہ محال یعنے
سلب الشئ عن نفسہ نکلیگا -

اسیطرح اگر سالبہ کلیہ کا عکس سالبہ کلیہ صادق نہ آئیگا
تو اوسکے نقیض کو اصل کے ساتھ ملانے سے سلب
الشئ عن نفسہ لازم آئیگا -

مثال

("سب آدمی یا بعض آدمی جاندار ہین" صادق ہے - اگر اسکا عکس
"بعض جاندار آدمی ہین" صادق نہ آئیگا تو اوسکا نقیض (کوئی جاندار
آدمی نہین) ضرور صادق آئیگا - اب اس نقیض کو اصل کے ملاکر
یون کہو -

"سب آدمی یا بعض آدمی جاندار ہین - اور کوئی جاندار آدمی نہین"
تو نتیجہ یہ نکلیگا "کوئی آدمی یا بعض آدمی آدمی نہین" اور یہی سلب
الشئ عن نفسہ ہے - وعلیٰ ہذا القیاس)

اصل کو لازم ہو اور لازم بھی کیسا کہ اخص لازم۔

عکس النقیض کی بھی وہی دونوں شرطین ہین جو عکس مستوی کی تھین۔ لیکن عکس النقیض ہین موجبات اور سوالب کا حکم عکس مستوی کے برعکس ہے یعنی عکس النقیض ہین موجبہ کلیہ کنفسہا منعکس ہوتا ہے اور سالبہ (کلیہ ہو یا جزئیہ) کا عکس النقیض سالبہ جزئیہ ہی آتا ہے۔ نقشہ ذیل دیکھو۔

نام اصل	اصل	نام عکس	عکس
[illegible]	سب انسان حیوان ہین	[illegible]	سب لاحیوان لاانسان ہین
[illegible]	کوئی انسان حجر نہین	[illegible]	بعض لاحجر لاانسان نہین
[illegible]	بعض انسان حجر نہین	〃	〃
[illegible]	جب آفتاب نکلیگا تو دن ہوگا	[illegible]	جب دن نہوگا تو آفتاب نہ نکلیگا
[illegible]	ہرگز ایسا نہین ہے کہ اگر آفتاب نکلیگا تو رات ہوگی۔	[illegible]	کبھی ایسا نہین بھی ہے کہ اگر رات نہوگی تو آفتاب نہ نکلیگا۔
[illegible]	کبھی ایسا نہین بھی ہے کہ اگر آفتاب نکلیگا تو رات ہوگی۔	〃	〃

صادق ہے۔ اور اگر اسکو الٹکر یون کہو "سب جاندار آدمی ہین" تو صریح جھوٹ ہوگا۔ اسیطرح "جب کوئی چیز آدمی ہوگی تو ضرور جاندار ہوگی" صادق ہے۔ اور اگر اسکو الٹکر یون کہو "جب کوئی چیز جاندار ہوگی تو ضرور آدمی ہوگی" تو صریح غلط ہوگا)

سالبہ جزئیہ کا کچھہ بھی عکس نہین آتا

(کیونکہ "بعض جاندار آدمی نہین" صادق ہے۔ اور "کوئی آدمی یا بعض آدمی جاندار نہین" محض غلط۔ اسیطرح "ایسا نہین ہے کہ جب کوئی چیز جاندار ہوگی تو آدمی ہوگی" صادق ہے۔ اور "ایسا نہین ہے کہ جب کوئی چیز آدمی ہو یا ہرگز ایسا نہین ہے کہ اگر کوئی چیز آدمی ہو تو جاندار ہو" محض گپ)

منفصلات کے عکس سے کچھہ فائدہ نہین ہوتا اسلئے اوسکا بھی عکس نہین آتا۔

عکس النقیض

جب قضیے کے دونون طرفون کے نقیضونکی ترتیب بدل دو۔ تو اس تبدیل سے جو نیا قضیہ حاصل ہو اصل قضیے کا عکس النقیض کہلاتا ہے۔ بشرطیکہ یہ نیا قضیہ

عکس النقیض کا جو طریق مذکور ہوا یہ قدیم طریق ہی - اور علوم مین بھی مستعمل ہے جدید طریق یہ ہے کہ پہلے جزءکو دوسری کی جگہہ اور دوسرے کے نقیض کو پہلے کی جگہہ رکھتے ہین - اور اس تبدیل سے جو نیا قضیہ حاصل ہوتا ہے اوسکو کیف مین اصل سی مختلف[91] کردیتے ہین - اس طریق سے موجبہ کلیہ کا عکس النقیض سالبہ[92] کلیہ آتا ہے - اور سالبہ (کلیہ ہو یا جزئیہ) کا عکس النقیض موجبہ[93] جزئیہ آتا ہے - باقی[94] شرط اور ثبوت[95] اس نئے طریق کے بلا تفاوت وُہی سب ہین جو پورانے طریق کے ہین -

(ان دونون طریقون مین جو ایک نازک فرق ہے اوسکا بیان اور اس بات کا بیان کہ متاخرین نے متقدمین کے طریق سے کیون عدول کیا - مبتدیون کے لائق حال نہین ہے)

تلازم شرطیات[96]

(۱) جب دو چیزون مین لزوم[97] کلی صادق آئیگا تو عین ملزوم اور نقیض لازم سے مانعۃ الجمع اور نقیض ملزوم اور عین لازم سے مانعۃ الخلو صادق آئیگا (یعنی ہر متصلہ لزومیہ موجبہ کلیہ کو مانعۃ الجمع (مرکب از عین مقدم و نقیض تالی) و مانعۃ الخلو (مرکب از نقیض مقدم و عین تالی) لازم[98] ہے)

عکس النقیض کے ثبوت بھی وہی سب[۵۱] ہین جو عکس مستقیم کے ہین ۔

سالبہ کلیہ کا عکس النقیض سالبہ کلیہ نہین[۵۲] آتا ۔ اور موجبہ جزئیہ کا عکس النقیض کچھ بھی نہین[۵۳] آتا ۔

لازم ہین۔)[۵۱]

(۵) جب دو چیزون مین منع الجمع صادق آئیگا تو دونون کے نقیضون مین منع الخلو صادق آئیگا (یعنے ہر منفصلہ مانعۃ الجمع موجبہ کلیہ کو منفصلہ مانعۃ الخلو موجبہ کلیہ (جسکے مقدم اور تالی مانعۃ الجمع کے مقدم اور تالی کے نقیض ہونگے) لازم[۵۲] ہے)

(۶) جب دو چیزون مین منع الخلو صادق آئیگا تو دونون کے نقیضون مین منع الجمع صادق آئیگا (یعنے ہر منفصلہ مانعۃ الخلو موجبہ کلیہ کو منفصلہ مانعۃ الجمع موجبہ کلیہ (جسکے مقدم اور تالی مانعۃ الخلو کے مقدم اور تالی کے نقیض ہونگے) لازم[۵۳] ہے)

قضایا کے احکام ختم ہوئے۔ اب حجت کا بیان شروع ہوتا ہے۔

حجت

حجت کی تین ۳ قسمین ہین۔ قیاس۔ استقرا[۳]۔ تمثیل۔

قیاس

جب ایسے چند قضیے ترکیب دیجائین جنکو مان لینے سے

(۲) جب دو چیزون مین منع الجمع صادق آئیگا تو ہر ایک کا عین ملزوم اور دوسرے کا نقیض لازم ہوگا (یعنی ہر منفصلہ مانعۃ الجمع موجبہ کلیہ کو دو متصلے لزومیے موجبہ کلیے (جس مین سے ایک مین عین مقدم مقدم اور نقیض تالی تالی ہوگا۔ اور دوسرے مین عین تالی مقدم اور نقیض مقدم تالی ہوگا) لازم ہین)

(۳) جب دو چیزون مین منع الخلو صادق آئیگا تو ہر ایک کا نقیض ملزوم اور دوسرے کا عین لازم ہوگا (یعنے ہر منفصلہ مانعۃ الخلو موجبہ کلیہ کو دو متصلے لزومیے موجبے کلیے (جس مین سے ایک مین نقیض مقدم مقدم اور عین تالی تالی ہوگا۔ اور دوسرے مین نقیض تالی مقدم اور عین مقدم تالی ہوگا) لازم ہین)

(۴) جب دو چیزون مین انفصال حقیقی صادق آئیگا تو ہر ایک کا عین ملزوم اور دوسرے کا نقیض لازم۔ اور ہر ایک کا نقیض ملزوم اور دوسرے کا عین لازم ہوگا (یعنے ہر منفصلہ حقیقیہ موجبہ کلیہ کو چار متصلے لزومیے موجبے کلیے (جسمین سے ایک مین عین مقدم مقدم اور نقیض تالی تالی۔ اور دوسرے مین عین تالی مقدم اور نقیض مقدم تالی۔ اور تیسرے مین نقیض مقدم مقدم اور عین تالی تالی۔ اور چوتھے مین نقیض تالی مقدم اور عین مقدم تالی ہوگا)

("یہ عدد یا طاق ہوگا یا جفت ہوگا - لیکن یہ عدد طاق ہے" پس "جفت نہوگا")

ماعدا مثال استثنائی جملہ امثلہ مذکورہ بالا اقترانی کی مثالین ہوسکتی ہین)

(۳) قیاس اقترانی اگر صرف حملیات سے بنے تو حملی ہے - یعنے قیاس اقترانی حملی"

ورنہ خواہ صرف شرطیات سے بنے یا شرطیات و حملیات

دونون سے تو شرطی ہے ("جب آفتاب نکلے گا تو دن ہوگا - اور جب

دن ہوگا تو دنیا روشن ہوگی" تو "جب آفتاب نکلے گا تو دنیا روشن ہوگی"

(دیگر) "جب کوئی چیز آدمی ہوگی تو جاندار ہوگی - اور سب جاندار جسم ہین"

تو "جب کوئی چیز آدمی ہوگی تو جسم ہوگی")

قیاس اقترانی حملی

جن قضیون سے قیاس بنتا ہے اونمین سے ہر ایک کو

مقدمہ کہتے ہین - اور نتیجہ کے موضوع کو حد اصغر اور محمول کو

اکبر - اور جس مقدمہ مین اصغر ہو اوسکو صغریٰ - اور جس مقدمہ مین

اکبر ہو اوسکو کبریٰ کہتے ہین - اور جو جزکہ صغریٰ و کبریٰ مین

مشترک ہو اوسکو حد اوسط کہتے ہین -

اس نظر سے کہ صغریٰ و کبریٰ مین حد اوسط کسکا موضوع

اور کسکا محمول پڑا ہی قیاس اقترانی حملی کی حسب ذیل چار صورتین

ہین جنکو اشکال اربعہ کہتے ہین

ایک دوسرے قضیے کا مان لینا لازم آجاے تو اونکی ہیئت مجموعی کو (یعنی اون قضیوں کی مجموعی کو ۱۲)

قیاس کہتے ہین - اور اس دوسرے قضیے کو نتیجہ -

قیاس کی تقسیم

(۱) اگر دو ہی قضیون سے نتیجہ مطلوبہ نکل آئے تو اوسکو قیاس بسیط

کہتے ہین - ورنہ قیاس مرکب -

قیاس بسیط کی مثال

("ہر عنادیہ منفصلہ ہے - اور ہر منفصلہ شرطیہ ہے" پس "ہر عنادیہ شرطیہ ہے") نتیجہ مطلوبہ

قیاس مرکب کی مثال

("ہر عنادیہ منفصلہ ہے - اور ہر منفصلہ شرطیہ ہے اور ہر شرطیہ قضیہ ہے" پس ہر عنادیہ قضیہ ہے) نتیجہ مطلوبہ ۱۲

ایضاً

("ہر عنادیہ منفصلہ ہے - اور ہر منفصلہ شرطیہ ہے - اور ہر شرطیہ قضیہ ہے - اور ہر قضیہ مرکب تام ہے" پس "ہر عنادیہ مرکب تام ہے") نتیجہ مطلوبہ ۱۲

(۲) اگر قیاس مین نتیجہ یا نقیض نتیجہ بہیئتہ مذکور ہو تو قیاس

استثنائی[۱۵] ہے - ورنہ قیاس اقترانی[۱۶] -

استثنائی کی مثال

("جب آفتاب ڈوبے گا تو رات شروع ہوجائیگی - لیکن آفتاب تو ڈوب گیا"

تو رات شروع ہوگئی")

ایضاً

۱۵ اس قیاس کا نام قیاس استثنائی اسلئے رکھا ہے کہ اسمین کوئی حرف استثنا (جیسے لیکن - الّا - وغیرہ) خواہ تحقیقاً خواہ تقدیراً ضرور ہوتا ہے ۱۲

۱۶ اس قیاس کا نام اقترانی اسلئے رکھا گیا کہ اسمین حدود (حد اوسط - حد اصغر - حد اکبر) کا اقتران ہوتا ہے جیسا کہ عنقریب انشاء اللہ تعالیٰ معلوم ہوگا ۱۲

نمبر	صغریٰ	کبریٰ	نمبر	صغریٰ	کبریٰ
۱	موجبہ کلیہ	موجبہ کلیہ	۹	سالبہ کلیہ	موجبہ کلیہ
۲	〃	موجبہ جزئیہ	۱۰	〃	موجبہ جزئیہ
۳	〃	سالبہ کلیہ	۱۱	〃	سالبہ کلیہ
۴	〃	سالبہ جزئیہ	۱۲	〃	سالبہ جزئیہ
۵	موجبہ جزئیہ	موجبہ کلیہ	۱۳	سالبہ جزئیہ	موجبہ کلیہ
۶	〃	موجبہ جزئیہ	۱۴	〃	موجبہ جزئیہ
۷	〃	سالبہ کلیہ	۱۵	〃	سالبہ کلیہ
۸	〃	سالبہ جزئیہ	۱۶	〃	سالبہ جزئیہ

ان چارون شکلون کی سب ضربین ملکر ۶۴ ہوتی ہین جنمین سے حسب تفصیل ذیل ۲۲ منتج ہین اور ۴۲ عقیم یعنی غیر منتج ۔

نقشہ ذیل دیکھو

اشکال	ضروب منتجہ	ضروب عقیمہ
شکل اول	۴	۱۲
شکل ثانی	۴	۱۲
شکل ثالث	۶	۱۰
شکل رابع	۸	۸
میزان	۲۲	۴۲

ان ۶۴ ضربون مین سے صرف ۲۲ ہی اسلیئے منتج ہین کہ

(۱) حد اوسط صغریٰ مین محمول اور کبریٰ مین موضوع ہو۔ یہ شکل اول ہے ("سب آدمی جاندار ہین۔ اور سب جاندار جسم ہین" پس "سب جاندار جسم ہین")

(۲) حد اوسط دونون مین محمول ہو۔ یہ شکل ثانی ہے ("سب آدمی جاندار ہین۔ اور کوئی پتھر جاندار نہین" پس "کوئی آدمی پتھر نہین")

(۳) حد اوسط دونون مین موضوع ہو۔ یہ شکل ثالث ہے ("سب ضمیرین اسم ہین۔ اور سب ضمیرین مبنی ہین" پس "بعض اسم مبنی ہین")

(۴) حد اوسط صغریٰ مین موضوع اور کبریٰ مین محمول ہو۔ یہ شکل رابع ہے ("سب سونا دہات ہے۔ اور سب کندن سونا ہے" پس "بعض دہات کندن ہے")

اِن اشکال اربعہ مین صرف شکل اول ہی بدیہی الانتاج [۴۸] ہی باقی سب اشکال حسب ترتیب مذکورۂ بالا کم و بیش نظری ہین [۵۰]۔

چونکہ ہر ایک صغریٰ و کبریٰ چار طرح پر ہو سکتے ہین (۱ موجبہ کلیہ ۲ موجبہ جزئیہ ۳ سالبہ کلیہ ۴ سالبہ جزئیہ) ہر ایک شکل مین ۴ چار چار کو ۱۶ سولہ صورتین نکلتی ہین جنکو ضروب [۵۱] و قرینے کہتے ہین۔

نقشہ ذیل دیکھو

[۴۸] یعنی شکل اول کا انتاج اپنے نتائج کو محتاج ثبوت نہین بخلاف باقی تین اشکال کے کہ ان کا انتاج اپنے نتائج کو محتاج ثبوت ہے۔ پھر اگرچہ یہ تینون نظری ہین۔ لیکن شکل ثانی کم نظری بلکہ قریب بدیہی ہے۔ اور شکل ثالث اوس سے زیادہ نظری ہے

[۵۰] اور شکل رابع اوس سے بھی زیادہ۔ چنانچہ ان سب کی تفصیل آگے معلوم ہوگی انشاءاللہ تعالےٰ ۱۲

[۵۱] اور ہر ایک صورت کو ضرب و قرینہ ۱۲

شکل اول کے انتاج کی دو شرطین ہین (۱) ایجاب صغری
صغریٰ کا موجبہ ہونا ۱۲

(۲) کلیت صغری۔
کبریٰ کا کلیہ ہونا ۱۲

(ضروب شانزدہ گانہ مندرجہ نقشہ بالا سے صرف چار (۱-۳-۵-۷) مین تو دونون شرطین پائی جاتی ہین) باقی ۱۲ مین سے چار (۹-۱۱-۱۳-۱۵) مین پہلی شرط مفقود ہے۔ اور چار (۲-۴-۶-۸) مین دوسری۔ اور چار (۱۰-۱۲-۱۴-۱۶) مین دونون۔ پس شکل اول مین صرف چار ہی ضربین منتج رہین۔ باقی ۱۲ عقیم)

اور شکل ثانی کے انتاج کی بھی دو ہی شرطین ہین (۱) اختلاف المقدمتین فی الکیف (۲) کلیت کبری۔

(ضروب مندرجہ نقشہ صدر سے صرف چار (۳-۷-۹-۱۳) مین دونون شرطین موجود ہین۔ باقی ۱۲ مین سے چار (۱-۵-۱۱-۱۵) مین پہلی شرط مفقود ہے۔ اور چار (۴-۸-۱۰-۱۴) مین دوسری۔ اور چار (۲-۶-۱۲-۱۶) مین دونون۔ پس شکل ثانی مین بھی چار ہی ضربین منتج رہین۔ باقی ۱۲ عقیم)

اور شکل ثالث کے انتاج کی بھی دو ہی شرطین ہین
(۱) ایجاب صغری (۲) کلیت احدی المقدمتین۔

(ضروب مندرجہ نقشہ مذکورہ مین سے صرف چھہ (۱-۲-۳-۴-۵-۷)
شانزدہ گانہ ۱۲

شکل اول

نمبر	صغریٰ	کبریٰ	نتیجہ	مثال
۱	موجبہ کلیہ	موجبہ کلیہ	موجبہ کلیہ	سب آدمی جاندار ہین اور سب جاندار جسم ہین پس "سب آدمی جسم ہین"۔
۲	"	سالبہ کلیہ	سالبہ کلیہ	سب آدمی جاندار ہین اور کوئی جاندار پتھر نہین پس "کوئی آدمی پتھر نہین"۔
۳	موجبہ جزئیہ	موجبہ کلیہ	موجبہ جزئیہ	بعض جاندار آدمی ہین اور سب آدمی ناطق ہین۔ پس "بعض جاندار ناطق ہین"۔
۴	"	سالبہ کلیہ	سالبہ جزئیہ	بعض جاندار آدمی ہین۔ اور کوئی آدمی صاہل نہین پس "بعض جاندار صاہل ہین"۔

شکل ثانی

نمبر	صغریٰ	کبریٰ	نتیجہ	مثال
۱	موجبہ کلیہ	سالبہ کلیہ	سالبہ کلیہ	سب آدمی جاندار ہین۔ اور کوئی پتھر جاندار نہین۔ پس "کوئی آدمی پتھر نہین"۔
۲	سالبہ کلیہ	موجبہ کلیہ	سالبہ کلیہ	کوئی پتھر جاندار نہین اور سب آدمی جاندار ہین۔ پس "کوئی پتھر آدمی نہین"۔
۳	موجبہ جزئیہ	سالبہ کلیہ	سالبہ جزئیہ	بعض جاندار آدمی ہین اور کوئی گھوڑا آدمی نہین پس "بعض جاندار گھوڑے نہین"

مین تو دونون شرطین پائی جاتی ہین - باقی ۱۰ مین سے چھ (۹-۱۰-۱۱-۱۲-۱۳-۱۵) مین پہلی شرط مفقود ہے - اور دو (۶-۸) مین دوسری - اور دو (۱۴-۱۶) مین دونون - پس شکل ثالث مین صرف چھ ضربین منتج رہین - باقی ۱۰ عقیم)

(شرط مفقود ۱۲) (شرطین مفقود ۱۲)

اور شکل رابع کے انتاج کی احد الامرین شرط ہے - یا ایجاب المقدمتین باکلیہ صغریٰ - یا اختلاف المقدمتین فی الکیف باکلیت احدہما -

(ضروب مندرجہ نقشہ بالا سے صرف دو (۱-۲) مین پہلا امر پایا جاتا ہے - اور چھ (۳-۴-۷-۹-۱۰-۱۳) مین دوسرا - باقی آٹھ (۵-۶-۸-۱۱-۱۲-۱۴-۱۵-۱۶-) مین امرین مفقود ہین پس شکل رابع مین صرف آٹھ ضربین منتج رہین - باقی ۸ عقیم)

(شا کرده گانه ۱۲) (امر پایا جاتا ہے ۱۲)

ابھی تک تم نے اصل بات کہ "ہر ایک شکل کے ضروب منتجہ سے کیا کیا نتیجے نکلتے ہین" نہین جانی ہی - اسکے لئے ذیل کے نقشے ملاحظہ کرو - اور اِن نقشون مین ضروب اور اونکے نتیجے جس ترتیب سے لکھے گئی ہین اوسی ترتیب سے اونکو یاد کرو -

شکل رابع

نمبر	صغریٰ	کبریٰ	نتیجہ	مثال
۱	موجبہ کلیہ	موجبہ کلیہ	موجبہ جزئیہ	سب آدمی جاندار ہین اور سب ناطق آدمی ہین پس "بعض جاندار ناطق ہین"۔
۲	〃	موجبہ جزئیہ	〃	سب آدمی جاندار ہین اور بعض کالی آدمی ہین پس "بعض جاندار کالے ہین"۔
۳	سالبہ کلیہ	موجبہ کلیہ	سالبہ کلیہ	کوئی آدمی پتہر نہین اور سب ناطق آدمی ہین پس "کوئی پتہر ناطق نہین"۔
۴	موجبہ کلیہ	سالبہ کلیہ	سالبہ جزئیہ	سب آدمی جاندار ہین اور کوئی گہوڑا آدمی نہین پس "بعض جاندار گہوڑا نہین"۔
۵	موجبہ جزئیہ	سالبہ کلیہ	〃	بعض آدمی کالی ہین۔ اور کوئی پتہر آدمی نہین پس "بعض کالے پتہر نہین"۔
۶	سالبہ جزئیہ	موجبہ کلیہ	〃	بعض جاندار کالی نہین اور سب آدمی جاندار ہین پس "بعض کالے آدمی نہین"۔
۷	موجبہ کلیہ	سالبہ جزئیہ	〃	سب آدمی جاندار ہین اور بعض کالی آدمی نہین پس "بعض جاندار کالے نہین"۔
۸	سالبہ کلیہ	موجبہ جزئیہ	〃	کوئی آدمی پتہر نہین اور بعض کالی آدمی ہین پس "بعض پتہر کالے نہین"۔

نمبر	صغریٰ	کبریٰ	نتیجہ	مثال
۴	سالبہ جزئیہ	موجبہ کلیہ	سالبہ جزئیہ	بعض جاندار آدمی نہین اور سب ناطق آدمی ہین پس "بعض جاندار ناطق نہین"۔

شکل ثالث

نمبر	صغریٰ	کبریٰ	نتیجہ	مثال
۱	موجبہ کلیہ	موجبہ کلیہ	موجبہ جزئیہ	سب آدمی جاندار ہین اور سب آدمی ناطق ہین پس "بعض جاندار ناطق ہین"۔
۲	"	سالبہ کلیہ	سالبہ جزئیہ	سب آدمی جاندار ہین اور کوئی آدمی گھوڑا نہین پس "بعض جاندار گھوڑا نہین"۔
۳	موجبہ جزئیہ	موجبہ کلیہ	موجبہ جزئیہ	بعض آدمی جاندار ہین اور سب آدمی ناطق ہین پس "بعض جاندار ناطق ہین"۔
۴	"	سالبہ کلیہ	سالبہ جزئیہ	بعض آدمی جاندار ہین اور کوئی آدمی پتھر نہین پس "بعض جاندار پتھر نہین"۔
۵	موجبہ کلیہ	موجبہ جزئیہ	موجبہ جزئیہ	سب آدمی جاندار ہین اور بعض آدمی گورے ہین پس "بعض جاندار گورے ہین"۔
۶	"	سالبہ جزئیہ	سالبہ جزئیہ	سب آدمی جاندار ہین اور بعض آدمی گورے نہین پس "بعض جاندار گورے نہین"۔

شکل رابع

شکل ثالث ہیجاتی ہے اور اس سے بھی وہی نتیجہ نکلتا ہے جو رابع سے مطلوب تھا ۱۲ یہ طریق (عکس کبری) صرف ضرب ۲ و ۴ و ۵ میں

اوپر سُن چکے ہو کہ شکل اول کے سوا اور سب شکلین نظری الانتاج ہین - یعنی اونکا انتاج اپنے نتائج کو ثبوت کا محتاج ہے۔ اب ہر ایک کا ثبوت سنو۔

شکل ثانی کے نتیجے تین۳ طریق سے ثابت ہوتے ہین -

(۱) خلف (۲) عکس کبری (۳) عکس صغری پھر عکس ترتیب پھر عکس نتیجہ -

شکل ثالث کے نتیجے چار۴ طریق سے -

(۱) خلف (۲) عکس صغری (۳) عکس کبری پھر عکس ترتیب پھر عکس نتیجہ (۴) عکس صغری و کبری -

شکل رابع کے نتیجے پانچ طریق سے -

(۱) خلف (۲) عکس ترتیب پھر عکس نتیجہ (۳) عکس صغری و کبری (۴) عکس صغری (۵) عکس کبری -

خلف کا طریقہ شکل ثانی مین یہ ہے کہ نتیجے کا نقیض لیکر اوس نقیض کو صغری اور اصل کبری کو کبری بنائین - اس تدبیر سے شکل اول بنجائیگی - اس سے جو نتیجہ نکلیگا

وہ اصل صغریٰ کا نقیض ہوگا - اس طریق سے شکل ثانی
کی چاروں ضربین ثابت ہوسکتی ہین -
اور شکل ثالث مین یہ ہی کہ نتیجے کا نقیض لیکر اوسکو کبریٰ اور
اصل صغریٰ کو صغریٰ بنائین - اس عمل سے بھی شکل اول
بنجائیگی - اس سے جو نتیجہ نکلیگا وہ اصل کبریٰ کا منافی
یا نقیض ہوگا -
یہ طریق شکل ثالث کی چھوٗن ضربون مین جاری ہوتا ہی -
اور شکل رابع مین یہ ہی کہ نتیجے کا نقیض لیکر اوسکو ضرب ۱ و ۲
مین کبریٰ اور اصل صغریٰ کو صغریٰ بنائین اس سی بھی شکل
اول بنجائیگی - اس سی جو نتیجہ نکلیگا اوسکا عکس اصل کبریٰ کا
منافی یا نقیض ہوگا -
اور ضرب ۳ و ۴ و ۵ مین نقیض نتیجہ کو صغریٰ اور اصل کبریٰ کو
کبریٰ بنائین - اس سے بھی شکل اول بنجائیگی - اس سے جو نتیجہ نکلیگا
اوسکا عکس اصل صغریٰ کا نقیض یا منافی ہوگا -
شکل رابع مین خُلف صرف اِنھین پانچ ضربو مین جاری ہوتا ہے

ان اشکال کے انتاج کی بھی بعینہا وُہی سب شرطین ہین جو اقترانی حملی کی ہین۔

اور باستثنای شکل رابع ہر شکل کی عدد ضروب نتیجہ اور انکے نتیجے بھی بلا فرق وُہی سب ہین۔ اور شکل رابع مین صرف اول الذکر پانچ ضربین منتج ہین۔ باقی عقیم۔

دوسری قسم

اگرچہ دوسری قسم کی بھی (مثل پہلی قسم کے) تین صنفین ہین لیکن اس جگہہ صرف دوسری صنف مطبوع ہے۔

اس دوسری صنف کے انتاج کی چار شرطین ہین (۱) مقدمتین کا موجبہ ہونا (۲) مقدمتین کا مانعۃ الخلو ہونا (۳) مقدمتین مین سے کسیکا کلیہ ہونا (۴) جزئین متشارکین کا تالیفِ منتج پر مشتمل ہونا۔

اس صنف کا نتیجہ موجبہ مانعۃ الخلو ہوتا ہے جو جزئین غیر متشارکین سے اور جزئین متشارکین کے نتیجہ تالیف سے ملکر بنتا ہے۔

("ہمیشہ یا سب گھوڑے صاہل ہین یا سب آدمی ناطق ہین۔ اور ہمیشہ یا سب ناطق جاندار ہین یا سب گدھے رینگتے ہین" تو ہمیشہ یا سب گھوڑے

ہ باقی تین ہین - (قیاس اقترانی حملی کی بحث ختم ہوئی)

قیاس اقترانی شرطی

قیاس اقترانی شرطی کی پانچ قسمین ہین - (۱) مرکب دو متصلہ سے (۲) مرکب دو منفصلہ سے (۳) مرکب حملیہ و متصلہ سے (۴) مرکب حملیہ و منفصلہ سے (۵) مرکب متصلہ و منفصلہ سے +

(ان ہر ایک کی تفصیل کا یہ رسالہ متحمل نہین ہے لہذا اجمال پر اکتفا کیا جاتا ہے)

پہلی قسم

اگرچہ پہلی قسم کی تین صنفین ہین (۱) حد اوسط دونون (مقدمون) مین پورا مقدم یا پورا تالی ہو (۲) دونون مین جزو مقدم یا جزو تالی ہو (۳) ایک مین پورا مقدم یا پورا تالی - اور دوسرے مین جزو مقدم یا جزو تالی ہو - لیکن انمین سے صرف پہلی صنف مطبوع ہے -

(صغری وکبری کے ۱۲) (تینون صنفون ۱۲) (مقبول طبع ۱۲)

اس صنف مین بھی (مثل اقترانی حملی کے) چار شکلین اسطرح بنتی ہین کہ اوسط اگر صغری مین تالی اور کبری مین مقدم ہو تو شکل اول ہے - اور دونون مین تالی ہو تو شکل ثانی - اور دونون مین مقدم ہو تو شکل ثالث - اور صغری مین مقدم اور کبری مین تالی ہو تو شکل رابع -

اس صنف کا نتیجہ متصلہ ہوتا ہے جسکا مقدم متصلہ کا مقدم قیاسیہ ۱۲ اور تالی نتیجۂ تالیف بین التالی والحملیہ ہوتا ہے۔

(" جب کوئی چیز آدمی ہوگی تو جاندار ہوگی۔ اور سب جاندار جسم ہین" تو " جب کوئی چیز آدمی ہوگی تو جسم ہوگی")

اس صنف کا نتیجہ متصلہ اسلئے ہوتا ہے کہ جب مقدمِ متصلہ صادق ہوگا تو تالی مع حملیہ بھی ضرور صادق ہوگا (تالی تو اسلئے ضرور صادق ہوگا کہ تالی مقدم کو لازم ہے۔ اور صدقِ ملزوم صدقِ لازم کو مستلزم ہی۔ اور حملیہ اسلئے ضرور صادق ہوگا کہ وہ نفس الامر مین صادق ہے۔ اور جو چیز نفس الامر مین صادق ہوتی ہے وہ ہر تقدیر پر صادق ہوتی ہے۔ تو حملیہ صدقِ تالی کی تقدیر بھی صادق ہوگا) اور جب تالی مع حملیہ صادق ہوگا تو نتیجۂ تالیف بھی ضرور صادق ہوگا۔ تو جب مقدمِ متصلہ صادق ہوگا تو نتیجۂ تالیف بھی ضرور صادق ہوگا۔ وہو المطر۔

اس صنف مین بھی تالی اور حملیہ کی مشارکت کے اعتبار سے چار شکلین بنتی ہین۔ اور انکے انتاج کی بھی بلا تفاوت وہی سب شرطین ہین جو اقترانی حملی کی ہین۔

چوتھی قسم

چوتھی قسم کی دو صنفین ہین (۱) جسکا نتیجہ صرف ایک حملیہ ہو

صاہل ہین یا سب آدمی جاندار ہین یا سب گدہی رینگتے ہین)

(اس صنف کا نتیجہ موجبہ مانعۃ الخلو اسلیئے ہوتا ہے کہ اس صنف مین دونون مقدمے مانعۃ الخلو ہوتے ہین تو ہر ایک کا کوئی نہ کوئی جز ضرور صادق ہوگا۔ تو اگر صغری کا جزو غیر مشارک صادق ہوا تو وہ نتیجے کا پہلا جز بنے گا۔ اور اگر جزو مشارک صادق ہوا تو اوسکے ساتھہ اگر کبری کا بھی جزو مشارک صادق ہوا تو ان دونون کا نتیجہ بھی (جسکو نتیجۂ تالیف کہتے ہین) ضرور صادق ہوگا اور یہ (نتیجۂ تالیف) نتیجے کا دوسرا جز بنے گا۔ اور اگر کبری کا جزو غیر مشارک صادق ہوا تو وہ نتیجے کا تیسرا جز ہوگا۔ تو نتیجہ ان تین جزون سے خالی نہوگا۔ وہو المطلوب)

اس صنف مین بھی جزئین متشارکین کے اعتبار سی چار شکلین بنتی ہین۔ اور انکے انتاج کی بھی بلا فرق وہی سب شرطین ہین جو اقترانی حملی کی ہین۔

تیسری قسم

اگرچہ تیسری قسم کی چار صنفین ہین (کیونکہ حملیہ اسمین یا تو صغری ہوگا یا کبری۔ اور دونون تقدیرون پر حملیہ کا مشارک یا متصلہ کا مقدم ہوگا یا تالی) لیکن اس جگہہ وہ صنف مطبوع ہی جسمین حملیہ کبری اور حملیہ کا مشارک متصلہ کا تالی ہوگا۔

اس صنف کے انتاج کی شرط صرف ایجاب متصلہ ہے۔

تو اوسکا کوئی نہ کوئی جز ضرور صادق ہوگا۔ اور حملیات مین سے جو اوس
جز کا مشارک ہے بھی ضرور صادق ہوگا۔ تو ان دونون کا نتیجہ تالیف
بھی ضرور صادق ہوگا۔ چونکہ اس قیاس مین حسب شرط ۳ کل تالیفات
متحد النتائج ہین تو اس قیاس کا نتیجہ بالضرور صرف ایک حملیہ ہوگا۔ و
هذا ما ادعیناه)

(دوسری صنف مین بہت تفصیل ہے جو اس سالہ کی حوصلہ سے باہر ہے)

پانچوین قسم

اگرچہ پانچوین قسم کی بھی (مثل پہلی قسم کے) تین ۳ صنفین ہین
اور ہر صنف کی بھی (متصلہ کے صغریٰ یا کبریٰ ہونے کے اعتبار سے)
دُو دُو صنفین ہین۔ لیکن یہان وُہی صنف مطبوع ہے
جسمین متصلہ صغریٰ اور منفصلہ موجبہ کبریٰ ہو۔
("اگر یہ چیز چڑیا ہوگی تو جاندار ہوگی۔ اور ہر ایک جاندار چرند یا
یا پرند" نتیجہ "اگر یہ چیز چڑیا ہوگی تو چرند ہوگی یا پرند")

(اس صنف مین بھی بہت تفصیل ہے) مطبوع ۱۲

قیاس استثنائی

قیاس استثنائی ہمیشہ ایسے دُو مقدمون سے بنتا ہے۔
جنمین سے پہلا شرطیہ ہوتا ہے اور دوسرا حملیہ جو شرطیہ کے
مقدمہ ۱۲ ہوتا ہے ۱۲

(۲) جسکا نتیجہ منفصلہ ہو۔

پہلی قسم کا نام قیاس مُقسّم واستقرار تام ہے۔

قیاس مقسّم ہونے کی چار شرطین ہین۔

(۱) اجزار انفصال نتیجے کے ایک طرف ہین اور حملیات نتیجے کی دوسری طرف ہین مشترک ہون (۲) اجزار انفصال اور حملیات دونون متساویۃ العدد ہون (۳) اجزار انفصال اور حملیات کی کل تالیفات متحد النتائج ہون (۴) ہر ایک تالیف مین حدِ اوسط مختلف ہو۔

قیاس مقسّم کے انتاج کی دو شرطین ہین۔

(۱) اجزار انفصال اور حملیات کی تالیفات سی جو شکل بنے اوسمین وہ سب شرطین پائی جائین جو اقترانی حملی کی اوس شکل مین معتبر ہین (۲) منفصلہ جو اسمین مستعمل ہو مانعۃ الخلو موجبہ کلیہ ہو۔

("ہمیشہ ہر ایک آدمی یا لڑکا ہے یا جوان ہے یا بوڑھا ہے۔ اور سب لڑکے جاندار ہین۔ اور سب جوان جاندار ہین۔ اور سب بوڑھے جاندار ہین" نتیجہ "سب آدمی جاندار ہین")

(اس قیاس کا نتیجہ صرف ایک حملیہ اسلئے ہوتا ہے کہ اسمین منفصلہ مانعۃ الخلو ہے

نقیضِ مقدم کو۔

("ہمیشہ یہ چیز یا کتاب ہوگی یا کرسی ہوگی۔ لیکن یہ چیز کتاب ہے" تو "وہ کرسی نہیں ہے" یا "لیکن کرسی ہے" تو "وہ کتاب نہیں ہے")

اور مانعۃ الخلو ہو تو نقیضِ مقدم کا استثنا عینِ تالی کو منتج ہوتا ہے اور نقیضِ تالی کا استثنا عینِ مقدم کو۔

("ہمیشہ یہ چیز یا لاکتاب ہوگی یا لاکرسی ہوگی۔ لیکن یہ چیز لاکتاب نہیں ہے" تو "لاکرسی ہے" یا "لاکرسی نہیں ہے" تو "لاکتاب ہے")

اور حقیقیہ ہو تو ہر ایک (مقدم اور تالی) کے عین کا استثنا دوسرے کے نقیض کو منتج ہوتا ہے۔ اور ہر ایک کے نقیض کا استثنا دوسرے کے عین کو۔

("ہمیشہ یہ عدد طاق ہوگا یا جفت ہوگا۔ لیکن یہ عدد طاق ہے" تو "جفت نہیں ہے" یا "لیکن یہ عدد جفت ہے" تو "طاق نہیں ہے" یا "لیکن یہ عدد طاق نہیں ہے" تو "جفت ہے" یا "لیکن یہ جفت نہیں ہے" تو "طاق ہے")

پس حقیقیہ میں چار نتیجے نکلتے ہیں اور مانعۃ الجمع و مانعۃ الخلو لزومیہ میں صرف دو دو نتیجے۔

قیاس مرکب

قیاس مرکب دو طرح پر ہوتا ہے۔

عینِ مقدم یا تالی یا نقیضِ مقدم یا تالی کا استثنا ہوتا ہے۔

قیاس استثنائی کے انتاج کی تین شرطیں ہیں۔

(۱) شرطیہ کا ایجاب (۲) شرطیہ کی لزومیت یا عنادیت

(۳) شرطیہ یا استثنا کی کلیت۔

قیاس استثنائی کی دو قسمیں ہیں متصل منفصل۔

اگر شرطیہ قیاس استثنائی میں لزومیہ ہو تو متصل ہے اور عنادیہ ہو تو منفصل۔

متصل میں عینِ مقدم کا استثنا عینِ تالی کو منتج ہوتا ہے۔ اور نقیضِ تالی کا استثنا نقیضِ مقدم کو۔

("جب آفتاب ڈوبتا ہے تو رات شروع ہوتی ہے۔ لیکن آفتاب ڈوب گیا" تو "رات شروع ہوگئی" یا "لیکن رات نہیں شروع ہوئی" تو "آفتاب نہیں ڈوبا")

اور عینِ تالی یا نقیضِ مقدم کا استثنا عقیم ہے۔

منفصل میں اگر عنادیہ مانعۃ الجمع ہو تو عینِ مقدم کا استثنا نقیضِ تالی کو منتج ہوتا ہے۔ اور عینِ تالی کا استثنا

(تو محال ثابت ہوگا۔ لیکن محال ثابت نہین" تو "مطلوب ثابت ہے")

پہلے قیاس کا دوسرا مقدمہ جب کبھی نظری ہوتا ہی تب قیاسات دو سے بڑھ جاتے ہین۔

قیاس مُساوات

قیاس مساوات اوس قیاس مرکب کا نام ہی جو کم سی کم ایسے تین قضیون سے بنتا ہی جنمین سی پہلے قضیے کے محمول کا متعلق دوسرے قضیے کا موضوع ہوتا ہی۔

("آ برابر ہے ب کے۔ اور ب برابر ہی ج کے۔ اور برابر کا برابر برابر ہوتا ہی" پس "آ برابر ہے ج کے")

قیاس مساوات مین جب آخری مقدمہ سچا ہوتا ہے تو نتیجہ سچا نکلتا ہے ورنہ جھوٹا۔

(قیاس کا بیان ہوچکا۔ اب حجت کی دوسری قسم (استقرار) کا بیان سُنو)

استقرار

جب کسی کلی کی کل جزئیات پر صرف اسوجہ سی کوئی حکم لگایا جای کہ وہ حکم کلی مذکور کی اکثر یا کل جزئیات کو

(۱) موصول النتائج ("سب آدمی جاندار ہین - اور سب جاندار جسم ہین" پس "سب آدمی جسم ہین - اور سب جسم جوہر ہین" پس "سب آدمی جوہر ہین - اور سب جوہر ممکن ہین" پس "سب آدمی ممکن ہین")

(۲) مفصول النتائج ("ہر آدمی جاندار ہے - اور ہر جاندار جسم ہے - اور ہر جسم جوہر ہے - اور ہر جوہر ممکن ہے" پس ہر آدمی ممکن ہے")

قیاس مرکب کی اوسوقت ضرورت پڑتی ہے کہ قیاس بسیط (منتج نتیجہ مطلوبہ) کا کوئی مقدمہ (ایک خواہ دونون) نظری ہو -

قیاس خُلف

قیاس خُلف وہ قیاس مرکب ہی جسمین مطلوب کا اثبات نقیض مطلوب کے ابطال سے کیا جاے -

قیاس خلف ہمیشہ کم سے کم دو بسیط قیاسون سی بنتا ہے (۱) اقترانی شرطی متصل[۱] (۲) استثنائی متصل[۲] جو اقترانی مذکور کے نتیجے (متصلہ لزومیہ) اور اوس نتیجے کے تالی کے نقیض کے استثنا سے بنتا ہے)

مثال

("جب مطلوب ثابت نہوگا تو اوسکا نقیض ثابت ہوگا - اور جب اوسکا نقیض ثابت ہوگا تو محال ثابت ہوگا" تو "جب مطلوب ثابت نہوگا

---

۱ یعنی قیاس اقترانی شرطی کی پہلی قسم جسکی ترکیب دو متصلہ سے ہوتی ہے ۱۲ ۱۲ ۱۲۳

۲ یعنی قیاس استثنائی کی پہلی قسم جسمین شرطیہ متصلہ لزومیہ ہوتا ہے ۱۲

تمثیل کم سے کم حسب ذیل تین قضیون سے بنتی ہے (۱) اصل پر فلان حکم لگ چکا ہے (۲) اوس حکم کی علت فلان چیز ہے (۳) وہ چیز فرع مین بھی پائی جاتی ہے۔

("حضاجر علم غیر منصرف ہے۔ اسکے غیر منصرف ہونیکی علت اصلی جمعیت ہے۔ اصلی جمعیت مساجد علم مین بھی پائی جاتی ہے" تو "وہ بھی غیر منصرف ہے")

ان تینون قضیون مین سے ۱ و ۳ ہر تمثیل مین بین ہوتے ہین۔ صرف ۲ کو ثابت کرنا پڑتا ہے۔

۲ کے ثابت کرنے کے بہت سے طریقے ہین۔ لیکن دو اُنمین سے (بوجہ عام شہرت) عمدہ سمجھے گئے ہین (۱) دَوَران (۲) تردید۔

دَوَران کے معنے ہین ایک چیز کا دوسری چیز کے لئے مدار ہونا (یعنے یہ کہ جب پہلی چیز پائی جاے تو دوسری بھی پائی جاے اور جب پہلی چیز نپائی جاے تو دوسری بھی نپائی جاے)

(عدل و علمیت زُفر کے غیر منصرف ہونے کی نسبت)

ایک مشہور بات ہے کہ ایک چیز کا دوسری چیز کے لئے مدار ہونا پہلی چیز کے دوسری چیز کیلئے علت ہونے کی دلیل ہے یعنی دَوَران علیت کی دلیل ہے۔

جب تک یہ دونون (عدل اور علمیت) زفر مین پائی جاتی تھین غیر منصرف رہتا۔ اور جب ایک بھی زائل ہو جائیگی غیر منصرف باقی نہ رہیگا ۱۲

ثابت ہوچکا ہو تو اسکا نام اول[۵۱] صورت مین استقرار یا استقرار[۵۲] ناقص ہے۔ اور دوسری[۵۳] صورت مین استقرار تام اور قیاس مقسّم۔

استقرار کی مثال

(”جاندار کی اکثر جزئیات - چرند (آدمی - گھوڑا - بکری - اونٹ - ہاتھی - بیل - بلّی - وغیرہ وغیرہ) ہون - خواہ پرند (کبوتر - قُمری - فاختہ - مینا - تیتر - بٹیر - چیل - کوّا - شکرا - باز - بحری - وغیرہ وغیرہ) جانے کیوقت اپنے نیچے کے جبڑے کو ہلاتے ہین“ تو ”سب جاندار ایسے[۵۴] ہی ہین“)

استقرار تام قیاس اقترانی شرطی کی چوتھی قسم مین داخل[۵۵] ہے

(اب حجت کی تیسری قسم (تمثیل) کا بیان سُنو)

تمثیل

جب کسی چیز پر ایک حکم کسی علت سے لگ چکا ہو۔ اور وُہی علت کسی دوسری چیز مین بھی پائی جاے۔ تو اوسی علت سے اوس دوسری چیز پر بھی وُہی حکم لگایا جاے تو اسکا نام تمثیل ہے۔

تمثیل مین پہلی چیز کو اصل اور دوسری کو فرع اور علت مشترکہ کو علت جامعہ و جامع و وصف کہتے ہین۔

اور یہی ثابت کرنا تہا")

تنبیہ

یقینی المقدمات قیاس سے نتیجہ ہمیشہ یقینی ہی نکلتا ہے۔ اور استقرا سے ہمیشہ ظنی ہی۔ اور تمثیل میں اگر جامع علت (علت مشترکہ ۱۲) موجبہ ہو تو قیاس میں داخل ہے۔ ورنہ استقرا (ناقص ۱۲) کی مثل ہے۔

مادہ قیاس

قیاس دو چیزوں سے بنتا ہے مادہ۔ صورت۔ (کیونکہ قیاس مرکب چیز ہے۔ اور ہر ایک مرکب انہیں دو چیزوں (مادہ وصورت ۱۲) سے بنتا ہے)

جن قضیوں سے قیاس بنتا ہے قیاس کے مادے کہلاتے ہیں اور وہ ہیئت اجتماعی جو مواد قیاس کو (جن سے قیاس بنتا ہے ۱۲) اونکے اجتماع سے عارض ہوتی ہے جس سے وہ قیاس اقترانی یا استثنائی کی کوئی قسم بنجاتی ہیں قیاس کی صورت ہے۔

(اب تک جسقدر قیاس کا بیان ہوچکا ہے کل صورت کے اعتبار سے تہا۔ اب مادے کے اعتبار سے بیان ہوتا ہے)

لیکن یہ عموماً صحیح نہین ہے۔ کیونکہ جو معلولات یا شرائط یا لوازم کہ اپنی علت یا مشروط یا ملزوم کی مساوی ہون ضرور اونکے مدار ہین حالانکہ اونکی علت نہین ہین۔

دوران کا نام طرد و عکس بھی ہے۔

تردید (جسکا نام سبر و تقسیم بھی ہے) یہ ہے کہ پہلے اصل کی اوصاف ڈھونڈہکر اکٹھا کرین۔ پھر اوسنے ایک منفصلہ مانعۃ الخلو بنائین اور یون کہین کہ "اصل مین حکم کی علت یا یہ وصف ہوگا۔ یا یہ وصف۔ یا یہ وصف۔ اسیطرح آخر تک" پھر ایک ایک وصف کی علیت باطل کرتے چلے آوین یہانتک کہ ایک ہی وصف رہجاے تو وہی علت ٹھہریگا۔

("زفر" مین غیر منصرف ہونیکی علت یا [1] لفظ ہونا ہے یا [2] لفظ موضوع ہونا یا [3] مفرد ہونا یا [4] اسم ہونا یا [5] معرب ہونا یا [6] ثلاثی مجرد ہونا یا [7] معدول و علم ہونا لیکن چھہ اول الذکر مین سے کوئی بھی علت نہین ہے۔ ورنہ ہر لفظ یا ہر لفظ موضوع یا ہر مفرد یا ہر اسم یا ہر معرب یا ہر ثلاثی مجرد غیر منصرف ہوتا حالانکہ ایسا نہین ہے" تو "زفر" سا تواں (معدول و علم ہونا) علت ہے

فطریات کا دوسرا نام "قضایا قیاساتہا معہا" ہے۔

(۳) **مُشَاہَدات** (وہ قضیے جنکے یقین کرنے کیلئے حسِ ظاہر یا باطن کا وسیلہ بہی درکار ہو)

تصور اطراف کے علاوہ ۱۲

اول کا نام حِسّیات ہی (زمرد سبز ہوتا ہے - بلبل نغمہ خوان ہوتا ہی۔ گلاب خوشبو ہوتا ہے - قند میٹھا ہوتا ہے - پتھر سخت ہوتا ہے")

ثانی کا نام وِجْدانیات (مین بہوکا ہون - مین پیاسا ہون - مین پُرشکم ہون - مین سیراب ہون - مین خوش ہون - مین ناخوش ہون)

(۴) **تجربیات** (وہ قضیے جنکے یقین کرنے کے لیے کثرت تجربہ بہی درکار ہو "املتاس دست آور ہے - ملہٹی کہانسی کو نافع ہے - سنکہیا زہر ہے")

تصور اطراف کے علاوہ ۱۲

(۵) **حَدسِیّات** (وہ قضیے جنکے یقین کرنے کے لئے حدس بہی درکار ہو "دنیا ستارون سے روشن ہوتی ہے - آوازون کا ادراک سامعہ سے ہوتا ہی - رنگون اور شکلونکا ادراک باصرہ سے")

تصور اطراف کے علاوہ ۱۲ — سننے کی قوت ۱۲ — دیکھنے کی قوت ۱۲

(۶) **مُتَوَاتِرات** (وہ قضیے جنکے یقین کرنے کے لیے اتنے

تصور اطراف کے علاوہ ۱۲

قیاس کے مادّے دو طرح کے ہوتے ہیں۔ (۱) یقینی (۲) غیر یقینی۔

یقین اوس اذعان واعتقاد کا نام ہی جو جازم (قطعی ۱۲) و واقعی وناممکن الزوال ہو۔

یقینی کی دو قسمین ہین (۱) بدیہی (۲) وہ نظری جو بدیہی سے (بلاواسطہ نظری ۱۲ یا بواسطہ نظری ۱۲) ثابت ہون۔

بدیہی کو اصول یقینیات اور نظری مذکور کو فروع یقینیات کہتے ہین۔

بدیہی کی چھہ قسمین ہین۔

(۱) **اوّلیات** (وہ قضیے جنکے یقین کرنے کے لئے صرف اونکے اطراف کا (اور نسبت ۱۲) تصور کافی ہو "ہر کل اپنے جزء سے بڑا ہوتا ہے" و "بالعکس")

اولیات کا دوسرا نام بدیہیات ہے۔

(۲) **فطریات** (وہ قضیے جنکے یقین کرنے کے لئے (تصور اطراف کے (ونسبت ۱۲) علاوہ) ایسا واسطہ بھی درکار ہو جو تصور اطراف (اور نسبت ۱۲) کیوقت ذہن سے کبھی غائب نہو جاتا ہو "چار جفت ہے۔ پانچ طاق ہے")۔

الْاَمْزِجَةِ وَالْعَادَاتِ مُسَلَّمَةٌ عِنْدَهُمْ لَا يُسَلِّمُهَا الْاٰخَرُوْنَ۔

(کبھی کبھی بعض مشہورات اسدرجہ شہرت پکڑ جاتے ہین جس سے اولیات کے ساتھ ملتبس ہو جاتے ہین۔ لیکن مابہ الامتیاز یہ ہی کہ جب اتفاق آرا سے قطع نظر کرین تو اولیات کا اذعان اپنی حال پر رہجاتا ہی۔ اور مشہورات کے اذعان مین فرق آجاتا ہے)

(۲) **مُسَلَّمَات** (وہ قضیے (سچے خواہ جھوٹے) جو مناظرے مین خصم نے مان لئے ہون یا ایک علم مین ثابت ہو چکے ہون اور دوسرے علم مین مان لئے گئے ہون۔ انکا نام اصول موضوعہ بھی ہے)

(۳) **مقبولات** (وہ قضیے (سچے خواہ جھوٹے) جنکے اعتقاد کا سبب صرف اونکے قائلین کے ساتھ علم و تحقیق و زہد و ریاضت کا حسن ظن ہو "علما۔ حکما۔ عرفا۔ کے اقوال")

(۴) **مظنونات** (وہ قضیے (صحیح خواہ غلط) جنکو اسطرح باور کرلین جسمین نقیض کا بھی مرجوح احتمال باقی ہو "جو شخص رات کو گلیون مین چھپ چھپ کر گھومتا ہی وہ چور ہوتا ہے")

(۵) **مُخَیَّلَات** (وہ قضیے (جھوٹے خواہ سچے) جنکے ذہن مین آنے سے نفس کو بسط یا قبض۔ رغبت یا نفرت پیدا ہو "گل خوش

جیسے اصول موضوعہ جو دوسرے علم مین ثابت ہو چکے ہین اور ہندسہ مین مان لئے گئے ہین

۷۹

لوگون کی [1] روایت بھی درکار ہو جنکا جھوٹ پر اتفاق کرلینا
عقلاً محال ہو "مکہ معظمہ و مدینہ طیبہ دو شہر ہین - موسٰی اور
فرعون دو شخص گذرے ہین")

آخر الذکر چار قسمین صرف اوسی شخص کے حق مین یقینی
ہین جسکو خود انکا مشاہدہ یا تجربہ یا حدس یا تواتر
حاصل ہو چکا ہو نہ اورونکے حق مین - اسیطرح نظری مذکور
(یقینی کی دوسری قسم) بھی اوسی شخص کی حق مین یقینی
ہین جسکے نزدیک بدیہی سے ثابت ہو چکے ہون نہ
غیرون کے حق مین -

غیر یقینی کی سات قسمین ہین -

(۱) **مشہورات** (وہ قضیے (سچے خواہ جھوٹے) جنکے
اعتقاد کا سبب صرف اتفاق آرا ہو (خواہ کل کی رای کا) "عدل
اچھا ہے - ظلم برا ہے" (خواہ کسی خاص گروہ کی رای کا) "سخاوت
اور بہادری محمود ہے - یا سخاوت اور بہادری مذموم ہے")
سخیون اور مردون کے نزدیک ۱۲ — بخیلون اور نامردون کے نزدیک ۱۲

وَلِكُلِّ قَوْمٍ مَشْهُورَاتٌ مَخْصُوصَاتٌ بِهِمْ بِحَسَبِ

جوذہن کے ساتھ قائم ہے کہیں "یہ جوہر ذہن کے ساتھ قائم ہے"۔

یا حدوث کو کہیں "حدوث حادث ہے"۔)

قیاس کی (مواد کے اعتبار سے) پانچ قسمیں ہیں۔ برہان۔ جدل۔ خطابہ۔ شعر۔ سفسطہ۔

قیاس کے مواد اگر کل یقینیات ہوں تو برہان ہے۔

برہان کی دو قسمیں ہیں۔ لمی۔ انی۔

جسطرح حد اوسط حکم نتیجہ کے ذہن میں پائی جانے کی علت ہے اگر اوسکے واقع میں بھی پائی جانیکی علت ہو تو برہان لمی ہے ("عالم کا ہر ذرہ ممکن ہے۔ اور ہر ممکن کے لئے موجد ضرور ہے" تو "ہر ذرۂ عالم کے لئے موجد ضرور ہے")

ورنہ برہان انی ("یہ شخص سریع النبض ہے۔ اور ہر سریع النبض حار المزاج ہے" تو "یہ شخص حار المزاج ہے")

قیاس استثنائی میں مقدمہ استثنائیہ حد اوسط کا حکم رکھتا ہے۔

اگر قیاس کے مواد مشہورات یا مسلمات ہوں تو جدل ہے

یہ جو عارض خوبان و سنبلش ہمچو زلف محبوبان و معلم

کتابے رادیدم ترش روی و تلخ گفتار۔ بدخوی و مردم آزار۔

کند طبع و ناپرہیزگار۔ کہ عیش مسلمانان بدیدن او تبہ

گشتی۔ وخواندن۔ قرآنش دل مردم سیہ کردے")

(۶) **وہمیات** (وہ جو جھوٹے قضیے جنمین وہم غیر محسوس پر محسوس کا حکم لگاوے "کل موجودات اشارہ حسیہ کی قابل ہین")

(وہمیات بھی بیشتر (اسوجہ سے کہ وہم کا نفس پر استیلاء عظیم ہے اور نفس اوسکا از بس مسخر و مطیع و محکوم ہے کہ سچا خواہ جھوٹا جو کچھ وہ حکم لگا دیتا ہے نفس اوسکو قبول کرلیتا ہے) اولیات کے ساتھ ملتبس ہوجاتے ہین۔ اور اسیوجہ سے بہتیرے لوگ اوہام باطلہ مین منہمک رہجاتے ہین اور اونسے مدۃ العمر نجات نہین پاتے۔ اوراگر

عیاذاً باللہ تعالی من ذلک ۱۲

خدا تعالی اپنی خاص بندون کی عقل صرف اور شرع شریف سے دستگیری نفرماتا تو وہ بھی اوسیطرح اوہام باطلہ کی تاریکیون سے کبھی نکل نسکتے۔

اعاذنا اللہ تعالی من ذلک ۱۲

(۷) **مشبہات** (وہ جھوٹے قضیے جو صورۃً یا معنے سچے قضیون کے مشابہ ہون۔ (شیر کی تصویر کو کہین "یہ شیر ہے۔" اور سب اشیر درندہ ہین" تو "یہ تصویر درندہ ہی" یا جوہر کی صورت کو

جو معاش یا معاد مین مفید یا مضر ہون تاکہ مفید کو کرلے اور مضر سے بچنے سے دونون جگہ اچھے رہین۔

شعر سے یہ مقصود ہوتا ہے کہ نفس ترغیب و ترہیب سے متاثر ہو۔

سفسطہ سے خصم کی تغلیط مقصود ہوتی ہے اور اوسکا بڑا فائدہ یہ ہے کہ اوسکو جانکر اوس سے محفوظ رہین۔

(اب تہوڑا مغالطے کا بیان بہی سن لو)

مغالطے کا بیان

جو دلیل غلط ہو اوسکو مغالطہ کہتے ہین۔

دلیل مین غلطی دو ہی طرح کی ہوتی ہے ۱۔ صورت کی ۲۔ مادہ کی۔

اول کا نام مغالطۂ صوری ہے۔ دوسرے کا مغالطۂ مادّی۔

مغالطات کی بحث ایسی عمدہ اور دلچسپ ہے کہ اسکو جتنا طول دیجیے خالی از منفعت نہین۔ لیکن اس رسالے مین طول کی گنجایش کہان۔ لہذا مختصر طور سے صرف چند اصول مغالطات صوری بیان کیے جاتے ہین۔

(''یہ بخیل ہے۔ اور ہر بخیل مذموم ہے'' پس ''یہ مذموم ہے'')

اور مقبولات یا مظنونات ہون تو خطابہ ہے (''یہ شخص رات کو گلیوں مین چھپ چھپ کر گھومتا ہے۔ اور جو ایسا ہو وہ چور ہی'' پس ''یہ شخص چور ہے'')

خطابہ کے استعمال کرنیوالے کو خطیب اور واعظ کہتے ہین۔

مخیلات ہون تو شعر ہے (''وہ ترشرو و تلخ گفتار ہے۔ اور جو ترش رو و تلخ گفتار ہو قابل نفرت ہے'' پس ''وہ قابل نفرت ہی'')

اور وہمیات یا مشبہات ہون تو سفسطہ ہے (''جوہر کی صورت کو جو ذہن کے ساتھ قائم ہے کہین'' یہ جوہر ذہن کے ساتھ قائم ہے۔ اور جو ذہن کے ساتھ قائم ہو عرض ہے'' تو ''یہ جوہر عرض ہے'')

اور اعلی و ادنی ملے ہوئے ہون تو ادنی ہی کا اعتبار ہے (یعنی اگر یقینیات اور مشہورات ملے ہوئے ہون تو جدل ہی۔ اور یقینیات اور مقبولات ملے ہوئے ہون تو خطابہ ہی وعلیٰ ہذا القیاس)[له]

جدل سے (جب مجادل معترض ہو) الزام خصم مقصود ہوتا ہی۔ اور (جب مجیب ہو) اپنی رائے کی محافظت۔

خطابہ سے اسطرح کی عملی باتون کا بتانا مقصود ہوتا ہی

[له] یعنی اگر یقینیات اور مخیلات یا مشہورات اور مخیلات یا مقبولات اور مخیلات ملے ہوئے ہون تو شعر ہے۔ اور یقینیات اور وہمیات یا مشہورات اور وہمیات یا مظنونات ۸۲ اور وہمیات یا مخیلات اور وہمیات ملے ہوئے ہون اور وہمیات ملے ہوں تو سفسطہ ہے [illegible]

یا ایک مین ایک قید معتبر ہوتی ہو اور دوسری مین دوسری -
اور کبہی یون واقع ہوتا ہے کہ صغریٰ مین بمعنے جمع ہوتا
ہے اور کبریٰ مین بطور تقسیم - یا بالعکس -
اول کو مغالطہ جمع کہتے ہین - ثانی کو مغالطہ تقسیم -
اس مغالطہ کے رفع کرنے کیواسطے ضروریہ لحاظ رکہنا
چاہیئے کہ حد اوسط کے مفہوم کے ساتہ جو جو قیود
و اعتبارات ایک مین ملحوظ ہون بعینہا وہ سب دوسرے
مین بہی ملحوظ ہون -
مغالطہ شرائط انتاج مین یون واقع ہوتا ہی کہ انتاج
کی مذکورہ بالا شرائط مین سے کوئی شرط فوت ہو -
مثلاً شکل اول کا صغریٰ سالبہ ہو یا کبریٰ جزئیہ یا طبعیہ ہو
وعلیٰ ہذا القیاس -
مُغَالِطْ اگر حکیم (مُبَرہِن) کا مقابل ہو تو اوسکو
سُوفَسْطَائی کہتے ہین - اور جَدَلی کا مقابل ہو تو
مُشَاغِبِی -

ضروری وصیت

تمنے شروع کتاب مین منطق کی تعریف پڑہ لی ہے

مغالطہ صوری کبھی حد اوسط مین واقع ہوتا ہی اور کبھی
شرائط انتاج مین -

مغالطہ حد اوسط مین کبھی یون واقع ہوتا ہی کہ بادی
النظر مین تو حد اوسط مکرر معلوم ہوتی ہے کہ اوسکا لفظ
دونون مقدمون مین ایک ہی ہوتا ہے - لیکن ایک
مین خود وہی لفظ مراد ہوتا ہی اور دوسرے مین اوسکے معنی
اور کبھی یون واقع ہوتا ہے کہ دونون مین معنی
ہی مراد ہوتے ہین - لیکن وہ معنی دونون مین مختلف
ہوتی ہین - مثلاً وہ لفظ متعدد المعنی (مشترک یا منقول
یا حقیقت و مجاز) ہی اور ایک مین اوسکے ایک معنی
اور دوسرے مین دوسرے معنے مراد لئے گئے ہین -
(شعرا کے کلام بیشتر اسی قسم کے مغالطون سے بھری ہوئی ہوتی ہین)
اور کبھی یون واقع ہوتا ہے کہ دونون مین اوسکے
ایک ہی معنی مراد ہوتے ہین - لیکن ایک مین اوسکے
ساتھ کوئی قید بھی معتبر ہوتی ہی اور دوسرے مین نہیں -

یا استقرا، یا تمثیل - اگر قیاس ہے تو اقترانی ہے
یا استثنائی - اور اقترانی ہے تو حملی یا شرطی - اور
استثنائی ہے تو متصل یا منفصل - پھر ہر حالت
مین دیکھو کہ انتاج کی مذکورہ بالا شرطین سب پائی
جاتی ہین یا نہین - اور دلیل کے کل مقدمات سچے
ہین یا نہین - اور کوئی ایسا مقدمہ جو نتیجے کا ہم معنی
یا جسکا ثبوت خود نتیجے کے ثبوت پر موقوف ہو
استعمال کیا گیا ہے یا نہین -
اور سب سے آخر مین اس سے بھی اطمینان کر لو کہ دلیل سے
جو نتیجہ نکالا گیا ہے وہی دعوی بھی تھا یا نہین -
اگر دلیل ان سب جانچون مین ٹھہر جاے تو جان لو کہ
اسمین کوئی منطقی نقص نہین ہے -

ولیکن ہذا آخر ما اردنا ایرادہ فی ہذا المختصر۔ والحمد للہ
رب العالمین ؛ وصلی اللہ تعالی علی خیر خلقہ خاتم النبیین
شفیع المذنبین ؛ اکرم الاولین والاخرین محمد و
آلہ واصحابہ واہل بیتہ ازواجہ وذریاتہ اجمعین ؛
آمین آمین آمین

جس سے تمہین معلوم ہو چکا ہے کہ منطق ذہن کی سوچ کی
غلطی اور صحت کی جانچ کرنے کے لیے ایک کسوٹی ہے
اور یہ جو بعض آدمی خیال کرلیتے ہین کہ "منطق ایک
ایسا ذریعہ ہے جس سے مخاطب کو پیچیدہ باتون مین
ڈالکر جھوٹ کو سچ کردے سکتے ہین یا وہ اپنے علم و
ذہانت کے ظاہر کرنے کا ایک آلہ ہے" یہ اونکی غلط فہمی ہے

تم خوب سمجھ لو کہ منطق صرف اون قوانین کا نام ہے
کہ جب تک آدمی اونکے بموجب اپنے ذہن کو کسی
بات کے سوچنے مین دوڑاتا ہے۔ تب تک اوسکی
سوچ صحیح اور درست اوترتی ہے اور اوس بات کی
اصلیت اوسکو دریافت ہو جاتی ہے اور جب اونسے
علحدگی اختیار کرتا ہے تو غلطی مین پڑجاتا ہی۔
اب جب کوئی دلیل تمہارے روبرو پیش ہو تو تم اوسکو
اس کسوٹی پر کس کر پہچانو کہ کھوٹی ہی یا کھری۔
اول تو اوس دلیل کو دیکھو کہ پوری مذکور ہی یا نہین۔
اگر پوری مذکور نہو تو جو مقدمہ محذوف ہو اوسکو
لاکر پوری بنالو۔ پھر دیکھو کہ وہ دلیل قیاس ہے

جوهر
جسم
نامی
حجر
نامی جسم
شجر
ذی روح
حیوان
صاهل
عاقل
فرس
انسان
بکر
زید